

عبدادات رمضان

قضاء عمری کا مسئلہ

خواتین کا اعتکاف

چاندرات اور خواتین

عورت کا مقام

مرکز اهل السنۃ والجماعۃ

www.ahnafmedia.com

ناشر



اعلان اخبار

مرکز اہل السنّت والجماعت

سرگودھا

حفظ و ناظرہ قرآن کریم

درس نظامی شعبہ کتب (متواترہ اول تا درجہ ثالث)

تحصص فی التحقیق والدعوۃ

ڈال خلے 10 ۱۵ شوال ہوں گے

ٹواہش مند طبیاء جلد رابطہ فرمائیں

0346-4802159 / 0483-881487 رابطہ

رمضان المبارک

فہائل و مسائل

محمد الیاس سعید



مولانا محمد الیاس سعید حنفی شاہزاد کار
کانیا تحقیقی شاہزاد کار

170 روپے عادوں تک شمع
قیمت

رابطہ: 0321-6353540/0334-2028787



مرکز اصلاح النسا سرگودھا

بنیاد بیان
محلہ الیاس کھنڈ

تعمیر جدید و توسعہ

2 کروڑ 50 لاکھ روپے

تحمینہ لائٹ

بنیام بنیالیاس میزان بنک سرگودھا
14010100725862

0300-8172087 / 0321-4231177

markazhanfi@gmail.com



ماغنیفے سرگودھا
بناتِ اہلسنت

جلد نمبر 6 / جون، جولائی 2015 / شمارہ نمبر 76

معاون مدیر

مولانا
محمد اسماعیل الدین
احنفی

خط و کتابت کا پتہ

مدیر

مولانا
محمد الیاس گھمن

بیرون ممالک

دفتر رسائل و جرائد
مرکز اہل السنّت والجماعت
87 جنوبی سرگودھا
mag@ahnafmedia.com

آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 40 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرعات 300 روپے

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقا اور یورپی ممالک
35 ڈالر سالانہ

سعودی، انڈیا، متحده عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر سالانہ

ایران، بھگلہ دیش 20 ڈالر سالانہ

سرکولیشن منیجر

0332-6311808

صبح 8 تا 4 بجے شام

WhatsApp
+923062251253

مشہر مرکز اہل السنّت والجماعت سرگودھا

فہرست

استقبالِ رمضان 5

اداریہ

عبداتِ رمضان 14

مولانا محمد الیاس گھمن

زکوٰۃ کے مسائل 41

مفتی نجیب احمد فاسی

صلوٰۃ النّیع 51

خواتین کا اعتکاف 53

لیلۃ القدر۔ فضائل و مسائل 56

مسجدہ تلاوت کے مسائل 58

قضائے عمری کا مسئلہ 63

مولانا محمد الیاس گھمن

چاند رات اور خواتین 70

مدیحہ انعام

عورت کا مقام 74

مولانا محمد اختر حنفی

ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی 82

اہمیہ سید احسان علی شاہ

مصائب و آلام 86

مولانا محمد رمضان

درس قرآن

اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَنَا اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ . وَمَا اَدْرَكُ مَا لِيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ

مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ .

(سورۃ القدر پارہ 30 آیت نمبر 1 تا 3)

ترجمہ: ہم نے قرآن کریم کو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر (میں کی گئی عبادت) ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

تفسیر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ مبارک آگیا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم ہو گیا گویا وہ ہر طرح کی خیر سے محروم ہو گیا اور اس کی خیر و برکات سے ازالی محروم محروم رہتا ہے۔

لیلۃ القدر کون سی رات ہے اس کی تعیین میں صحیح ترین بات یہی ہے کہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کیا جائے۔ یہ طاق راتوں میں کسی رات بھی ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ ہر رمضان بدلتی رہتی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر سال ایک ہی رات شب قدر ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ مولائے کریم ہم سب کو اپنے احکامات پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق زندگی بسر کرنے والا بنائے۔ آمین یارب العالمین

درسِ حدیث

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهمَا : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : الصيام والقرآن يشفعان للعبد يوم القيمة يقول الصيام اى رب منعته الطعام والشهوة فشفعني فيه . ويقول القرآن منعة النوم بالليل فشفعني فيه . قال . فيشفعان .

(مسند احمد، طبراني)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں قیامت والے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے تیرے بندے کو کھانے پینے اور شہوت (جماع) وغیرہ سے روکے رکھا۔ تو میری سفارش کو اپنے بندے کے حق میں قبول فرم۔ اور قرآن کہے گا کہ اے اللہ میں نے تیرے بندے کو راتوں کی نیند سے دور رکھا تو میری سفارش کو اپنے بندے کے حق میں قبول فرم۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزہ اور قرآن کی شفارش کو قبول فرمائیں گے۔

شرح:

روزہ رکھنے کے بے حد فضائل احادیث میں موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ کا بہت اجر عطا فرماتے ہیں، اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ رمضان المبارک میں روزوں کا خوب اہتمام کریں اور قرآن کریم کی تلاوت کا بھی۔ راتوں کو قرآن کی تلاوت سے مراد تراویح بھی ہے کیونکہ اس میں قرآن پڑھا اور سننا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی عبادات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہماری نجات کا آمین یا رب العالمین فریعہ بنائے۔

استقبال رمضان

کھجور اداریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایات اور رحم و کرم کا موسیم بہار شروع ہونے لگا ہے، رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آپنچا ہے۔ وہ دیکھیے! جنت کو مزید سجا�ا جا رہا ہے، عرش کے نیچے سے رحمت کی ہوانئں چلنے کو تیار ہیں، کچھ ہی دونوں میں جنت کے درختوں کے پتوں سے سریلی آوازیں سنائی دینے لگیں گی، حور عین بھی دست بدعا ہو کر عرض کرے گی: اے باری تعالیٰ! اس مہینے میں ہمیں وہ خوش نصیب تیرے بندے چاہیں جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے اور ان کی آنکھوں کو ہماری وجہ سے سرور ملے ہر ایک روزہ دار کو حور عین عطا کی جا رہی ہے۔

رمضان کی یہ پہلی رات ہے فقیہ امت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

اس میں جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں پورا مہینہ ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور دوزخ کے سب دروازے پورے مہینے کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا، سرکش شیاطین و جن سب کو زنجیروں سے قید کر دیا جاتا ہے، ایک آواز دینے والا آسمان سے ہر رات طلوع فجر تک آواز لگاتا رہتا ہے: خیر اور بھلائی کے طلب گار و! اللہ کی طرف سے خیر کو قبول کرو اور خوش ہو جاؤ، برائی اور شر کے طلبگار و! رک جاؤ اور ہوش سے کام لو۔ پھر رب لم یزل کی صدائے بازگشت ساعتوں میں رس گھولے لگتی ہے، کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے؟ ہم اس کو بخش دیں۔ کوئی ہے جو توبہ کرے؟ ہم اس کی توبہ قبول کریں، کوئی ہے دعا مانگنے والا؟ ہم پوری کرتے ہیں۔ کوئی ہے سوال کرنے والا؟ ہم عطا کرتے ہیں۔ ہر

رات ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور عید الفطر کے دن پورے مہینے میں روزانہ ساٹھ ہزار کے بقدر جتنے لوگ بنتے ہیں ان سب کو ایک ہی دن جہنم سے چھکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

یہ تو آسمانوں پر فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ اب زمین کی طرف آتے ہیں وہ تخلیق کائنات حضرت محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے مہینے سے ماہ رمضان کی تمنا شروع فرماتے: اللهم بارک لنا في رجب و شعبان و بلغنا رمضان ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

بلکہ جب شعبان کا مہینہ آتا تو لسانِ نبوت سے یوں موئی بکھرتے اللهم هذا شعبان وبلغنا رمضان اے اللہ جیسے آپ نے ہم پر فضل و احسان کیا کہ ہمیں شعبان عطا فرمایا، اے اللہ! ہمیں رمضان کی مبارک ساعیتیں بھی نصیب فرما۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ پہلے اپنے اس مبارک مہمان (رمضان) کا استقبال فرماتے اور جو نبی شعبان کی آخری رات آتی آپ اپنے جانشیر صحابہ کو جمع فرماتے ان کے سامنے رمضان المبارک کی اہمیت، افادیت، خصوصیت، امتیازی حیثیت کا داؤزیز تذکرہ فرماتے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ان فرائیں کو نقل فرمایا ہے:

أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَكْلَلَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ
وَمِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صَبَّارَهُ فِيَّةً وَقِيَامَهُ لَيْلَهُ تَطْلُعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ
إِمْحَصْلَةٌ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فِرِيضَةً قِيَامًا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فِرِيضَةً كَانَ
كَمَنْ أَدَى سَبْعِينَ فِرِيضَةً قِيَامًا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّابْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ
شَهْرُ الْمُوَاسَأَةِ وَشَهْرُ يُرِيدُ دَادِرِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَرَ صَارِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِلنُّونِيَّةِ وَ
عِنْقَ رَقَبَتِهِ مَنِ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلٌ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَتِّيٌّ

قالوا: لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ فَقَالَ: يُعْطِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مَاءً أَوْ مَذْقَةٍ لَبِنٍ وَهُوَ شَهْرٌ أَوْ لَهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِنْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ حَفَّفَ عَنْ هَذِلُوكَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خَصَالٍ: خَصْلَتِينَ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبِّكُمْ وَخَصْلَتِينَ لَا غَنِيٌّ بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبِّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غَنِيٌّ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَشْبَعَ فِيهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِ شَرْبَةٍ لَا يُظْهَرُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(صحیح ابن خزیمہ: ج 2 ص 111 باب نضاک شہر رمضان - رقم المدیث 1887)

ترجمہ: ”تم پر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا اور بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے گا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے گا وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرائض ادا کرے۔

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہو گا اور اسے روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (یہ ثواب پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) بلکہ اگر کوئی بندہ ایک کھجور سے روزہ افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ لشی کا پلا دے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی یہ ثواب مرحمت فرمادیتے ہیں۔

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام اور نوکر کے بوجھ کو ہلکا کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔

اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے رب تعالیٰ شانہ (روزِ قیامت) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلاسیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔“

آئیے ہم بھی اپنے اس مہمان مہینے کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں،
محض جلسے جلوسوں سے نہیں بلکہ اپنے دلوں میں عبادات کا شوق پیدا کریں اور ہادی بر
حق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اذہان و قلوب میں رچا بسا کر پر عزم
ہو جائیں کہ ہم سب نے اس رمضان میں اپنی مغفرت کے تمام اسباب خلوصِ دل اور
خلوص نیت سے اختیار کرنے ہیں۔ چنانچہ

جو نہیں ہم ماه رمضان کے چاند کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں اللہُمَّ أَهِلِّنَا
إِلَيْكُمْ وَإِلَيْهِمْ وَإِلَاسْلَامَ وَإِلَيْهِ رَبُّكَ وَتَرْضَى رَبِّنَا وَرَبُّكَ
اللہ۔ ”اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکتِ ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دے اور

(ہمیں) توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیر ارب اللہ ہے۔“

اب ہمیں احساس ہونا چاہیے کہ ہم پورا مہینہ اس ماہ مبارک کی دل و جان سے قدر کریں اور اس کے تقاضوں کو شرائط و آداب کے ساتھ پورا کریں۔ یاد رکھیں توبہ و استغفار کی کثرت کریں، ذوق شوق سے تراویح کی بیس رکعات ادا کریں، تین رکعات و تر ادا کریں اور خوب دعائیں مانگ کر جلد سو جائیں تاکہ صحیح سحری کے وقت اٹھنے میں دقت اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سوتے وقت کی دعا پڑھیں اللہُمَّ إِنِّي سُوك

أَمُوْتُ وَأَحْيَا”。 اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور (تیرے ہی نام سے) اٹھتا ہوں۔ ”سورۃ ملک پڑھیں اور آیۃ الکرسی بھی پڑھ لیں سنت کے مطابق داعیں پہلو پر سو جائیں۔

جب سحری کا وقت آجائے ہشاش بشاش ہو کر چستی سے اٹھ جائیں، گھروالوں کے ساتھ کام کا ج میں ہاتھ بٹائیں، وضو کریں، تہجد ادا کریں، بلکہ کوشش کریں کہ تہجد ہمارا زندگی بھر کا معمول بن جائے، حدیث پاک میں ہے: افضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الیل۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے سحری ضرور کھائیں کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تاکید کے ساتھ ہمیں حکم دیا ہے اور اس کو برکت والا کھانا قرار دیا ہے تَسْحَرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً، بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں صحابہ کرام کی زندگی میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ کھانا کھالینے کے بعد اگر وقت باقی ہے تو تلاوت قرآن کریں، ذکر اذکار کریں، توبہ استغفار کریں، دعاؤں کا اہتمام کریں، مرد حضرات مساجد میں آکر تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازیں ادا کریں، اگر مسجد میں درس قرآن یا خلاصۃ القرآن کی ترتیب ہو تو اس میں ضرور

شرکت کریں ورنہ باہمی مشاورت سے کسی مستند عالم سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو روزانہ درس قرآن دے۔ نماز فجر کے بعد اشراق تک ذکر اذکار میں مصروف رہیں نماز اشراق پڑھیں، حدیث میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا اجر ایک مکمل حج یا عمرے کے برابر ہے۔

مسجد میں شور و غل سے پرہیز کریں کیونکہ یہ عمل نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ مسجد سے واپس آکر اپنے کام کاچ میں مصروف ہو جائیں، کوشش کریں آپ کی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے، بلکہ حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ اگر کوئی آپ کو غلط بات کہہ بھی دے لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو آپ کہہ دیں اني صائم میں روزے سے ہوں۔ پورا دن اپنی زبان، آنکھ، کان اور تمام اعضاء کی حفاظت کریں۔

زبان کو جھوٹ، غیبت، بہتان، چغلی، الزام تراشی، گالی گلوچ، گانے اور فضول گوئی سے پاک رکھیں اور نہ ہی زبان کے نشرت سے کسی کا دل دکھائیں، کسی کی ہتک عزت، بے عزتی اور رسوانی نہ کریں۔

آنکھ کو حرام امور بچائیں۔ فلم، گانے، میوزک، ڈانس، بد نظری، نامحرم کی طرف دیکھنے سے پاک رکھیں۔

کان کو غیبت سننے، گان سننے، فضول گوئی سننے اور نامحرم کی باتیں بلا وجہ سننے سے پاک رکھیں۔

دل کو حسد، بغض، کینہ، عداوت، نفرت، تکبر، غرور اور بڑائی سے صاف رکھیں، باہمی رنجشیں دور کریں، کسی سے بول چال ختم تھا تو اس سے شروع کریں، قطع رحمی سے باز آئیں، صلہ رحمی کو عام کریں۔ ورنہ حدیث مبارک میں آتا ہے بہت سارے لوگوں کو سوائے بھوکا یا سارہنے کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا: صحیح بخاری میں ہے

من لم يدع قول الذور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه.

دن بھر تلاوت قرآن کثرت سے کریں، قرآن کریم کے ہم پر درج ذیل پانچ بنیادی حقوق ہیں:

1: ایمان لانا: اس بات پر کہ واقعی یہ اللہ کی طرف سے بواسطہ جبریل حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور تحریف و تبدیل سے پاک ہے، اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے، اس میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب بلا ریب سمجھ ہے۔

2: تلاوت کرنا: یعنی کو اس کو پڑھنا باعث ثواب ہے اور قرآن کا ہم پر حق بھی ہے۔

3: غور و خوض: اس کے اوامر اور نواہی کو سمجھنا کہ قرآن ہمیں فلاں موقع پر کیا حکم دیتا ہے، اس میں موجود فلاح پانے اقوام کے واقعات سے سبق حاصل کرنا اور تباہ شدہ اقوام کے واقعات سے درس عبرت حاصل کرنا۔

4: عمل کرنا: قرآن میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا۔ بس اتنی بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ جہاں منسون آیات ہیں ان کی محض تلاوت کی جاسکتی ہے ان پر عمل کرنے سے شریعت نے خود روک دیا ہے۔

5: تبلیغ، تحفیظ اور تفہیز: یعنی اس کی اشاعت و تحفظ اور نفاذ کی ہر ممکن کوشش کرنا۔
ان حقوق کی مکمل رعایت رکھ کر تلاوت کریں مستحب یہ ہے باوضو ہو کر، خوشبوگا کر قبلہ رو ہو کر بادب سوچ سمجھ کر تلاوت کریں۔ اگر آپ ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہوں تو درج ذیل تراجم و تفاسیر پڑھیں۔

تفسیر عثمانی..... از علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ

معارف القرآن..... از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ

معالم العرفان فی دروس القرآن..... از صوفی عبد الحمید سواتی رحمہ اللہ

آسان ترجمہ قرآن..... از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی
 یاد رکھیں کسی گمراہ بدعتی عالم اور غیر مستند لوگوں کے تراجم کا مطالعہ بسا
 اوقات آپ کے عقائد کو بر باد کر سکتا ہے اس لیے سے پرہیز کریں۔

آپ کے گھروں، دفاتر اور زمینوں پر جو ملازمتیں ہیں ان کے کام میں تخفیف کریں، تمام نمازیں وقت پر ادا کریں، افطاری تیار کرنے میں گھروالوں کے ساتھ مل کر کام کریں، ان کو بالکل نہ ڈانٹیں، بلکہ اگر کبھی خلاف مزاج کوئی معاملہ سامنے آئے تو عفو و در گزر سے کام لیں۔ افطار کرانے کا معمول بنائیں۔ کیونکہ حدیث میں اس کی بہت فضیلت آتی ہے۔

افطار کے وقت شور و غل اور بیگانہ حرکتیں مساجد کے قدس کو پاپاں کرتی ہیں اس سے سختی سے پرہیز کریں۔ نماز مغرب کے بعد چھ رکعات اوایں کا معمول بنائیں۔ حدیث مبارک میں ہے جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

بلکہ حفاظ صحابا کے لیے اوایں میں اپنی منزل پڑھ لینا زیادہ بہتر ہے نماز عشاء کی مکمل تیاری کریں، اذان ہوتے ہی مسجد میں پہنچ جائیں، خشوع خضوع سے نماز ادا کریں، نماز تراویح کے لیے تیز رفتار حفاظ کی جگائے خوش الحان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے والے قاری صحابا کو منتخب کریں۔ کیونکہ تراویح رمضان المبارک کی بہت اہم عبادت ہے۔

بے شعور قوم والی عادات سے خود کو بچائیں، جو مساجد میں خصوصاً تراویح کے وقت بیٹھے رہتے ہیں، فون کالزا اور میسجس کرتے رہتے ہیں، پانی پینے کا بہانہ بناؤ کر اپنا وقت اور ثواب واجر ضائع کرتے رہتے ہیں اور جب امام رکوع میں جاتا ہے تو جاگ کے رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خوب گڑا کر دعا میں مانگیں، اپنے لیے، گھروالوں کے

لیے، اپنے ملک کے لیے، پوری قوم بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے۔

اس کے بعد جلد گھر واپس آئیں، اپنی حاجات طبیعہ سے فارغ ہو کر سونے سے قبل تھوڑی دیر کے لیے اپنا محاسبہ کریں، پورے دن میں جتنے اچھے کام کیے ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور جو خلاف شرع کام سرزد ہوئے ان سے توبہ کریں۔ یعنی ندامت کے احساس کے ساتھ وہ کام فی الفور چھوڑ دیں آئندہ نہ کرنے کا پکا عزم کریں۔ جلد سو جائیں تاکہ صحیح جلد اٹھیں اور اپنے معمولات صحیح طور پر ادا کر سکیں رمضان میں صدقہ خیرات دل کھول کر کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کریں۔

نوٹ: اعتکاف کے حوالے سے اتنی بات ذہن میں رہے کہ خواتین اپنے گھروں میں اعتکاف کریں۔ آج کل بعض فتنہ پرور لوگوں نے خواتین کو مساجد میں اعتکاف کے بہانے پھسلا کر لے آتے ہیں۔ یہ بات بالکل درست نہیں ہے۔

لیلۃ القدر کی تلاش میں بہتر عمل اعتکاف ہے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں، صدقہ فطر اور زکوٰۃ کے حوالے سے اہلیان مدارس بالخصوص آپ کا اپنا دینی ادارہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ جو قرآن و سنت اور فقہ کی اشاعت و تحفظ کا عالی ادارہ ہے کو ضرور یاد رکھیں۔ عید کی تیاری کریں، خود بھی نئے اور اچھے کپڑے سلوکیں اور بچوں کے لیے بھی، خوب دعائیں کریں۔

نوٹ: اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں تو رمضان میں عمرہ کریں، حدیث پاک میں ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے صحیح مسلم میں ہے عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ۔ (صحیح مسلم باب فضل العمرۃ فی رمضان رقم الحدیث: 1256)

محمد رحیم سعید

عبداتِ رمضان

..... متكلّم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ علیہ

رمضان المبارک کو دیگر تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس مہینہ میں اللہ رب العزت کی رحمتوں، عنایات اور کرم نوازیوں کی عجیب شان ہوتی ہے۔ انہی برکات کا یہ ثمرہ ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصائب: ج 1، ص 173 کتاب الصوم - الفصل الاول)

اس مہینہ میں عبادات و ریاضات کا عالم کیسا ہونا چاہیے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث پر نظر ڈالیے، فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ شَدَّ مِئَرَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسِلِخَ.

(شعب الایمان للبیهقی: ج 3 ص 310 فضائل شهر رمضان)

ترجمہ: جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے بیہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔

لیکن جب رمضان کی آخری دس راتیں آتیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ خَرَجَ مَا لَدَهُ يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا.

(صحیح مسلم: ج 1، ص 372، باب الاجتهاد فی العشر الاول و الآخران)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس دنوں میں جو کو شش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

رمضان المبارک میں چونکہ اجر و ثواب کئی گناہوں جاتا ہے اس لیے جتنی بھی عبادات انسان کر سکتا ہو ضرور کرے۔ روز مرہ کی چند عبادات کو مستقل مزاجی اور اعتدال اور اطمینان سے کیا جائے تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

2: تہجد کی فضیلت:

نماز تہجد کو اپنی پوری زندگی کا معمول بنانا چاہیے، ورنہ کم از کم رمضان المبارک میں تو اسے ہر حال میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ ان دنوں میں ہمارے پاس اس کو ادا کرنے کا کافی وقت ہوتا ہے اور انسان کے دل میں ہدایت و روحانیت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان سے دنیا کی طرف نزول کر کے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے کہ میں اسے بخش دوں؟“ (صحیح بخاری)

ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز درمیانی رات کی نماز تہجد ہے۔“

(صحیح مسلم، مسند رک حاکم، سنن ابن ماجہ، جامع الترمذی)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: ”اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر ہو سکے تو تم ان بندوں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔“ (جامع الترمذی)

3: سحری کی فضیلت:

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس ذات نے ہمیں جسمانی ضروریات کو پورا کرنے

پر اجر و ثواب عنایت فرماتے ہیں۔ سحری بھی ہماری ان جسمانی ضروریات میں سے ایک ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام اور برکت سے نوازتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَسْحَرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً^۱
سحری کیا کرو، کیونکہ سحری کرنے میں یقیناً برکت ہے۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَصُلْ مَا بَيْنَ صَيَامِنَا وَصَيَامِ
أَهْلِ الْكِتَابِ؛ أَكْلَةَ السَّحْرِ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرنے والی
چیز سحری کا کھانا ہے۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے کھانے کے بارے میں
فرمایا: إِنَّهَا بَرَكَةً أَعْطَاكُمُ اللَّهُ أَيَّا هُمْ فَلَا تَدْعُوهُ (سحری والی) برکت جو اللہ نے تم
لوگوں کو عطا کی ہے اسے چھوڑو نہیں۔ (سنن نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: تَسْحَرُوا وَلَوْ يُجْرِعَةً مَاءً سحری ضرور
کرو خواہ ایک گھونٹ پانی سے ہی کرو۔ (صحیح ابن حبان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ وَالْمَلَائِكَتَهُ يَصَّلُونَ عَلَى
الْمُتَسَحِّرِينَ بِشَكْ سحری کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتا ہے اور اللہ کے فرشتے دعا
ان کے لیے کرتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

3: روزہ کی فضیلت:

روزہ رمضان المبارک کی بہت اہم عبادت ہے اس کے فضائل پر مشتمل چند

احادیث پیش خدمت ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطِيَتِي

أَمَّيْتِي خَمْسَ حِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطِهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ خُلُوفُ فِيمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْوَسَابِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمُلَائِكَةَ حَتَّى يُغْطِرُوا وَيَئِذِنُ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ يُوشِكُ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقَوْا عَنْهُمْ
الْمُهْنَوَةَ وَالْأَدَنَى وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَجْلِصُوهُ إِلَى
مَا كَانُوا يَجْلِصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُغْفِرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةِ قِيلَّا يَارَسُولَ اللَّهِ أَهْنَى
لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِثْمًا يَوْمٌ فِي أَجْرٍ كُلِّهِ إِذَا قُضِيَ عَمَلُهُ. (مندرج)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئیں ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں:

- (۱) ان کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
- (۲) ان کیلئے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ افطار کے وقت تک دعا کرتے ہیں۔
- (۳) جنت ہر روز ان کیلئے سجادی جاتی ہے۔ پھر اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے ہٹا کر تیری طرف آئیں گے۔
- (۴) اس مہینہ میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اور لوگ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں جاسکتے ہیں۔
- (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو مزدوری کام ختم ہونے کے وقت دی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَفْظَرَ يَوْمًا
فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَصَهَا اللَّهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ.

(مندرج: ج 9 ص 346، رقم الحدیث 9870)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے ایک دن رمضان کا روزہ چھوڑ دے اور پھر تمام عمر کے روزے بھی رکھے تو اس ایک روزے کا بدل نہیں ہو سکتا۔

قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَاحٌ مَا لَمْ يَحِرِّ قَهْوَةً. (سنن نسائی: ج 1 ص 311 باب فضل الصائم)

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روزہ انسان کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑنا ڈالے۔

فائدہ: ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے اور روزہ پھاڑ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں جھوٹ، غیبت اور اس قسم کے ناجائز کام کیے جائیں۔ لہذا روزہ کے حقیقی فوائد اور ثمرات اس وقت حاصل ہوں گے جب انسان ان گناہ کی چیزوں اور لا یعنی کاموں سے بچا رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُرِدُ دُعَاؤُهُمْ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطَرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوَقَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينِ. (مسند احمد بن حنبل: ج 9 ص 298 رقم المحدث 9703)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی؛ ایک روزہ دار کی جب وہ روزہ افطار کرتے وقت مانگتا ہے، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرا مظلوم انسان کی جس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

اور ارشاد ہوتا ہے کہ (اے بندے!) میں تیری ضرور مدد کروں گا، گو (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر ہو جائے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَخَضَرَتْ كَا، فَلَمَّا أَرْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا أَرْتَقَ الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا أَرْتَقَ الدَّرَجَةَ التَّالِيَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْنَا إِلَيْوَمْ مِنْكَ شَيْئًا لَمْ نَكُنْ نَسْمَعُهُ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ: آمِينَ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصْلِلْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ التَّالِيَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ وَاللَّدِيَهُ الْكَبِيرُ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا، فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ -أَظْنَهُهُ قَالَ- فَقُلْتُ: آمِينَ ۝
(شعب الایمان للبيهقي: ج 2 ص 214 باب في تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم اخ)

ترجمہ: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ (قریب قریب) حاضر ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ جب دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین، جب تیسرا پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ علیہ السلام خطبہ سے فارغ ہو کر چچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت جب ریل میرے پاس آئے تھے۔ جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی، میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو

اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین، جب میں تیرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں آئیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا: آمین۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَا كَرُّ اللَّهِ فِي رَمَضَانٍ يُغْفَرُ لَهُ وَسَائِلُ اللَّهِ فِيهِ لَا يَجِدُهُ

(شعب الایمان للسیقی: ج 3 ص 311 نصائل شہر رمضان)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخششاتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهْنَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَطَرَ صَالِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًّا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔

(السنن الکبریٰ للسیقی: ج 4 ص 240)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے روزہ دار کارروزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا، اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔“

4: فرض نمازوں کی پابندی:

نماز اہم العبادات ہے، اس کی پابندی ضروری ہے، بے شمار آیات قرآنیہ

اور احادیث نبویہ اس کی فضیلت ثابت ہے چند احادیث پیش خدمت ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، محبت اور نجات کا سبب بنے گی“ (مکلوۃ شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پت جھڑ کے موسم میں باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو ٹھینکیوں کو کپڑ کر ہلاایا جس کی وجہ سے درخت سے پتے

جھٹرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا دیکھو جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ کی خوشنوی اور رضا کا طالب بتتا ہے تو اس کے گناہ اسے طرح جھٹر جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھٹر ہے ہیں۔ (مسند امام احمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر میل کچیل رہ جائے گی؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے سبب خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

فقیہ امت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کو بندے کا کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔

(صحیح بخاری)

5: تلاوت قرآن:

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے بہت نسبت ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں حضرت جبریل امین سے قرآن کریم کا ذور (سننا اور سنانا) فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِقْرُؤَا الْقُرْآنَ فِإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ۔ قرآن مجید پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن میں ماہر ہے وہ معزز

فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو شخص قرآن اٹک اٹک کر مشقت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کے لیے دوہر ااجر ہے۔ (متقن علیہ)

حدیث پاک ہے کہ صاحب قرآن سے قیامت کے روز کہا جائے گا: قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرو جیسے دنیا میں تر تیل (ٹھہر ٹھہر کر) سے کرتے تھے اور بلند منازل طے کرتے جاؤ۔ جنت میں تمہارے لیے وہ جگہ معین ہو گی جس جگہ آخری آیت کی تلاوت پر تمہاری سانس رکے گی۔ (جامع الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لا تجعلوا بيوتكم مقابر، إن الشيطان ينفر من البيت الذي يقرأ فيه سورة البقرة . اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پنديدہ عمل وہ ہے جو داعی ہو اگرچہ مقدار میں تھوڑا ہی کیوں ناہو۔ حدیث مبارک کے پیش نظر آپ کی سہولت کے لیے تلاوت کلام پاک کے حوالے سے ایک نقشہ پیش کیا جا رہا ہے

وقت	تلاوت کی مقدار	30 دنوں میں
30 منٹ (آدھ گھنٹہ) روزانہ	ایک ختم قرآن	ایک پارہ
60 منٹ (ایک گھنٹہ) روزانہ	دو ختم قرآن	دو پارے
90 منٹ (ڈیریٹھ گھنٹہ) روزانہ	تین ختم قرآن	تین پارے
120 منٹ (دو گھنٹے) روزانہ	چار ختم اور آٹھ سپارے	چار پارے
150 منٹ (اڑھائی گھنٹے) روزانہ	چھ ختم قرآن	پانچ پارے

اگر مستقل مزابجی سے تلاوت کی جائے تو اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

6: توبہ و استغفار کی فضیلت:

ہم فرشتے بھی نہیں کہ کبھی ہم سے گناہ نہ ہوا اور ہمیں شیطان کی طرح ہمیشہ گناہ بھی نہیں کرتے رہنا چاہیے بلکہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار کرنی چاہیے تاکہ آئندہ کے لیے ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں سے بچ سکیں۔ تاہم اگر بار بار بھی توبہ ٹوٹ جائے تب بھی ہمیں نامید نہیں ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّي، لَا أَبْرُحْ أَغْوِي عِبَادَكَ مَا كَادَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزُلُّ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْرَقُوْنِي.

(مندرجہ ذیل)

شیطان نے (بارگاہِ الہی میں) کہا: (اے باری تعالیٰ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی جسموں میں رو جیں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے یعنی بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو وہ اٹھنے سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ اے اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ کہے تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (جامع الترمذی)

7: صدقہ و خیرات کی فضیلت:

رمضان المبارک میں جہاں اور اعمال کا اجر بڑھ جاتا ہے اسی طرح صدقہ و خیرات کا اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ چند احادیث مبارک پیش خدمت ہیں:

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانٍ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلٌ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّبِيعِ الْمُرْسَلَةِ۔ (صحیح البخاری: ج 1 ص 3 باب کیف کان بدء الوجی الی رسول اللہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دو سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کرتے تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے، آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادرحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا صدقة افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا افضل ہے۔ (جامع الترمذی)

نوٹ: اس مہینہ میں اللہ کی راہ میں خرج کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور وجوبی صدقات تو ادا کرنا تو انسان کے ذمہ ہیں ان کے ساتھ ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ نفلی صدقات کا اہتمام بھی کیا جائے۔ کسی نادر روزہ دار کا روزہ افطار کرنا، کسی محتاج کی مدد کرنا، کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، یتیم اور بیواؤں کا خیال رکھنا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں کہ انسان ان کو اس ماہ مقدس میں

ضرور ادا کرے۔

8: صبر و تحمل کی فضیلت:

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ صبر و تحمل تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں۔ صبر میں غصہ اور اشتعال کو روکا جاتا ہے اور تحمل میں غصہ اور اشتعال کو برداشت کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں روزوں کی وجہ سے خشکی آجائی ہے اور مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ایسے موقع پر اپنے آپ پر قابو پانا اور صبر سے کام لینا بہت ضروری ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ پر قابو پانے والے بردبار اور حليم مزاج شخص کی تعریف و توصیف فرمائی ہے۔ چنانچہ صحیح بنخاری میں حدیث موجود ہے: لیس الشدید بالصرعة اما الشدید الذي يملك نفسه عند الغضب۔ پہلوان وہ شخص نہیں جو غصے کے وقت لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر کنٹول کرے۔

9: نوافل کی فضیلت:

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب فرضوں کے ثواب تک جا پہنچتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ فرائض کے علاوہ سنن اور نوافل کا بھی ذوق شوق سے اہتمام کریں۔

نماز اشراق:

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ أَنَّىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَائِعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاجِرَ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ . (سنن الترمذى ج 1 ص 130 باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس فى المسجد)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی ، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دور کعتین پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ”مکمل“ کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي فَجْرِ يَوْمِهِ يَنْدُكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ حَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَلْفَحَهُ أَوْ تَطْعَمَهُ .

(شعب الایمان للسیہقی ج 3 ص 85)

ترجمہ : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دور کعتین پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے کہ اسے کھائے۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت مردی ہے : ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ . پھر وہ دور کعتین پڑھئے یا چار رکعات۔

(الترغیب والترہیب للمنذری ج 1 ص 178)

نماز چاشت کی فضیلت :

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رُكُوبَ مِنْ الْعَابِدِينَ وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيًّا ذَلِكُ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلَّى

ثَمَانِيًّا كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ صَلَّى شَنْقَى عَشَرَ قَبْتَى اللَّهَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
 (مجمع الزوادی للصیشی ج 2 ص 494 باب صلوٰۃ الحجی، رقم الحدیث 3419)

ترجمہ: حضرت ابو الدراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دور کعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عبادت گزار بندوں میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالیٰ اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنادیں گے۔

عَنِ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصَبِّحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدٍ كُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجِزِّي مِنْ ذُلِكَ رَكْعَتَانِ يَرَى كُلُّهُمَا مِنَ الظُّلْمِ۔

(صحیح مسلم ج 1 ص 250 باب استحباب صلوٰۃ الحجی)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دور کعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

حدیث ابو الدراء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے، پچھے گزر چکی ہے۔ (مجموع الزوائد للهیشی ج 2 ص 494 باب صلوٰۃ الصحن)

حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحْنَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ . (صحیح مسلم ج 1 ص 249 باب استجابة صلوٰۃ الصحن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

عَنْ أُمِّ هَانِيِّ رضى الله عنها قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَّى مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكْعَاتٍ فَلَمَّا آتَ صَلَاةَ قَطْعَ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتَمِّمُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ... وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى... وَذَلِكَ صُحْنٌ . (مشکوٰۃ المصائب ج 1 ص 115 باب صلوٰۃ الصحن)

ترجمہ: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کم کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی چکلی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع و سجود پورا کر رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

چاشت کا وقت :

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلوٰۃ الْأَوَّلِینَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

(صحیح مسلم ج 1 ص 257 باب صلوٰۃ المیل و عدد رکعات النبی)

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اوٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ خُمُر (چاشت) کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نماز اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھر رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

عَنْ أَيْيَ هُرَيْرَةَ رضيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتٌّ رَكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْهُنَّ بِسُوءِ عُدْلٍ لَهُ بِعِبَادَةِ ثَنْيَ عَشَرَ كَسَنَةً (جامع الترمذی ج 1 ص 98)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھر رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

حضرت عمر بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَأَيْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتٌّ رَكْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتٌّ رَكْعَاتٍ غُفرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (ابن ماجہ الاوسط للطبرانی ج 5 ص 255 رقم الحدیث 7245)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھر رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھر رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّاهُ الْأَوَّلَ إِبْيَانَ مَابِينَ أَنْ

يَنْكَفِتَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ يُثُوَّبَ إِلَى الْعِشَاءِ

(مصنف ابن أبي شيبة ج 4 ص 266، 267، في الصلوة بين المغرب والعشاء)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”صلوة الا وا بین“ کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَحْفُّ بِالْذِينَ يُصَلِّونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْعِشَاءِ وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّلِيَّنَ

(شرح السنة للبغوي ج 2 ص 439 باب الصلوة بين المغرب والعشاء)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ ”صلوة الا وا بین“ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، معرفت اور قرب حاصل کا کرنے کا بہترین ذریعہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کا اہتمام کرنا ہے۔ بالخصوص رمضان المبارک میں ان کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہیے۔ تاکہ اللہ کی رضا، محبت اور اس کی معرفت نصیب ہو۔ جو دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے لیے مطلب کریں!

”رمضان المبارک... فضائل و مسائل“

متكلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ علیہ

تألیف:

دارالایمان کراچی، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ملنے کا پتہ:

03342028787 03216353540

رابطہ:

رب کا عظیم احسان.....ماہِ رمضان

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

اللہ رب العالمین نے عظمت والی کتاب قرآن پاک کو رمضان المبارک میں رحمۃ للعالمین پر نازل کر کے امت رسول ﷺ پر احسان عظیم کیا۔ قرآن کا کمال ہے کہ رمضان المبارک میں سب سے زیادہ مسلمان اس کی تلاوت کرتے ہیں اس عظیم موقع کی مناسبت سے یہ مضمون حاضرِ خدمت ہے کہ ہم رمضان المبارک کیسے بسر کریں ہمارے ایک مہربان دوست و شاعر جناب محمد ریاض قادر نے اس مقدس عنوان پر یوں لکھا ہے ۔

سب مہینوں کا یہ حکمراں آ گیا
 سمجھو رحمت کا اک ارمغان آ گیا
 ہر طرف رحمتیں ، ہر طرف برکتیں
 بن کے رمضان اک مہماں آ گیا
 اس کی راتیں عظیم اس کے دن بھی عظیم
 لے کے سینے میں عظمت کی جاں آ گیا
 جس کا ہر روز ہے مثل گل اے ریاض
 تیس پھولوں کا وہ ارمغان آ گیا
 پھول بن جاتا ہے اس سے ہر آدمی
 بن کے قاصر تو اک گلستان آ گیا

فاقہ کرنا اچھی بات ہے، تین چار روز چھوڑ کر ایک وقت کھانانہ کھاؤ اس سے معده صحیح رہتا ہے، تندرستی ٹھیک رہتی ہے، بھوک برداشت کر لینے کی عادت پیدا ہوتی

ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کام کا ج میں کھانے کا وقت نہیں ملتا۔ اگر آپ دو کاندار ہیں تو ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک لگ رہی ہے کھانا بھی آگیا ہے مگر ٹھیک اسی وقت گاہک آجاتے ہیں اگر آپ فاقہ کرنے کے عادی ہیں تو آپ کراہت محسوس نہیں کریں گے، آپ گاہک سے ڈھنگ کی بات کرتے ہیں اور نفع بھی کمالیتے ہیں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سفر میں کھانا نہیں ملتا اگر آپ کو فاقہ کر لینے کے عادت ہے تو آپ پریشان نہیں ہوتے۔ فاقہ کر لینے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ان غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے جو اپنی غربتی کی وجہ سے فاقہ پر مجبور ہیں یہ ہمدردی بڑی چیز اور انسانیت کا جو ہر ہے۔ فاقہ سے روحانیت میں بھی تازگی پیدا ہوتی ہے، یادِ خدا میں دل گلتا ہے اسی لیے ہر ایک مذہب کے اچھے لوگ فاقہ کرتے ہیں بلکہ فاقہ کی عادت ڈالتے ہیں اسلام نے اس عادت کی تعریف کی ہے مگر اس کی تعلیم یہ ہے کہ جو کچھ ہو اللہ کے لیے ہو، فاقہ بھی ہو تو اللہ کے لیے ہو، اللہ کے حکم کے مطابق ہو آنحضرت ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اس کے بموجب ہو، رمضان المبارک میں اس عظیم کام کو امیر بھی اور غریب بھی کرتے ہیں اور اس کے فضائل نبی پاک ﷺ نے بتائے ہیں اسی عظیم کام کو ہم روزہ کہتے ہیں، بھوک اور پیاس کی مشقت کو مسلمان برداشت کرتے ہیں دنیا کی ہر کھانے کو موجود ہے لیکن مسلمان سحری کے بعد افطاری تک اس سے پرہیز کر کے رب کے حکم کی تعییل کرتے ہیں۔

رمضان المبارک روحانیت کی فصل بہار:

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ شعبان کی آخری تاریخ میں ہمارے آقانی کریم ﷺ نے تقریر فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مہینہ آگیا جو مستحق تعظیم ہے جس کی عظمت ضروری ہے، یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس میں ایک رات ایسی

آتی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ پاک نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں رات کی نفلیں اگرچہ فرض نہیں مگر ان کا ثواب بے شمار رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس مہینہ میں نفل کا ثواب ایسا ہے جیسے کھلے دنوں میں فرض کا ثواب ہوتا ہے اور اس مہینہ میں فرض کا ثواب دوسرے دنوں سے ستر گنازیادہ ہوتا ہے یہ صبر کا مہینہ ہے اس میں کھانے پینے اور تمام برقی باتوں سے رکنا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبر کا ثواب جنت ہے، ارشاد ہوا یہ صبر اور غنخواری کا مہینہ ہے (غربیوں سے ہمدردی، بھوکوں نگلوں سے ہمدردی، کمزوروں سے ہمدردی، اپنے ماتحتوں سے ہمدردی، ہر ایک مخلوق سے ہمدردی، ہر ایک کے غم میں شرکت، ہر ایک کی مدد)

اس مہینہ میں صاحب ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے جو شخص دوسرے روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو برابر کا ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ دوسرے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلا دو بہت اچھا ہے اگر یہ میسر نہیں تو ایک دانہ کھجور، تھوڑا سادو دھیا ایک گلاس پانی پلا کر روزہ افطار کر دیا تو اس کا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا آغاز اللہ کی رحمتوں سے ہوتا ہے اس کے وسط میں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے آخری حصہ میں دوزخ سے نجات ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مبارک مہینہ میں جو شخص اپنے نوکر چاکر، اپنے غلام یا باندی کا کام ہلکا کرتا ہے اللہ اس کو آتش دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے ہی یہ مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے

والاپکارتار ہتا ہے ”جو خیر کے طالب ہیں، جن کو اچھے کاموں کی طلب ہے وہ آگے بڑھیں (بڑا اچھا موقع ہے) جو بدکار ہیں، جو برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں وہ بازاً جائیں (تو بہ قبول ہونے کا بہت اچھا موقع ہے)

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرماتھے آپ نے کے بعد دیگرے تین مرتبہ فرمایا آمین۔۔۔ آمین۔۔۔ آمین

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آمین کیسی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے تین باتیں کہیں، میں نے ہر ایک کے جواب میں کہا آمین۔

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: بر باد ہو وہ جس کو رمضان کا مہینہ میسر آیا اور اس نے اس مہینہ میں عبادت کر کے اپنے گناہ نہ بخشوائے، اس کے جواب میں میں نے کہا آمین۔

پھر حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام نے کہا: بر باد ہو وہ شخص جس کو ماں باپ کی خدمت کا موقع ملا اور اس نے ان کی خدمت کر کے اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ میں نے کہا آمین۔

پھر حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام نے کہا: بر باد ہو وہ شخص جس کے سامنے میرانام لیا گیا اور اس نے مجھ (آنحضرت ﷺ) پر درود نہیں پڑھا۔ میں نے کہا آمین۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں نیکیوں کا ثواب بڑھا جو دیا جاتا ہے نفل نماز کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے اور فرض نماز کا ثواب ستر گنا۔ دیکھو جب سودا نفع سے بکلتا ہے تو دکاندار زیادہ سے زیادہ

سودا بیچنے کی کوشش کرتا ہے پس تم بھی رمضان شریف میں نیک کام زیادہ سے زیادہ کروتا کہ ثواب زیادہ سے زیادہ ملے، مثلاً:

1: کلام اللہ شریف کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو اس مہینہ میں مزہ تو ان کا ہے جنہیں اللہ پاک نے حفظ کلام کی دولت بخشنی ہے، دن کو قرآن پاک کا و در کھیں، دور کریں رات کو تراویح میں قرآن شریف سنائیں پھر تہجد میں جتنی توفیق ہو قرآن شریف پڑھیں، جنہیں خدا توفیق دیتا ہے وہ دن رات میں پورا قرآن پاک ختم کر لیتے ہیں اگر آپ حافظ قرآن نہیں ہیں تو جتنی زیادہ ممکن ہو ناظرہ قرآن تلاوت کریں مگر قرآن شریف صحیح پڑھیں ٹھہر ٹھہر کر پورے ادب سے دل لگا کر پڑھیں، دل اچاٹ ہو جائے تو نہ پڑھیں اصل بات یہ ہے کہ یہ مبارک مہینہ قرآن پاک کا مہینہ ہے اس کے تلاوت کرنے کا مہینہ، اس پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کا مہینہ۔

حدیث شریف میں ہے کہ رمضان شریف میں آنحضرت ﷺ حضرت جبریلؑ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے آخری رمضان میں (جس سال آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی) پورے قرآن شریف کا دوبار دور کیا۔

2: آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا مطلب ہے تحمل کرنا، برداشت کرنا، قابو میں رکھنا، مجھے رہنا، روکنا۔ پس تم بھوک پیاس تو برداشت کرتے ہی ہو کوئی بُری بات کہے اسے بھی برداشت کرو۔ غصہ ہرگز مت کرو بلکہ غصہ کو ضبط کرو اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو، جھو جل مت کرو کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالو کسی کی غیبت نہ کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب روزہ ہونہ کوئی بُری بات زبان سے نکالو، نہ چلاو، نہ شور مچاؤ اگر کوئی تم سے اُنچنے لگے تو یہ کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ بھائی معاف رکھو میر اروزہ ہے

3: آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ ہمدردی اور غنواری کا مہینہ ہے بس خلق

خد اپر حرم کرو، ضرورت مندوں کی ضرور تین پوری کرو، یقینوں مسکینوں بیواؤں اور محتاجوں کی خبر گیری کرو، نوکر چاکر اور جوہا تھے تلے ہیں ان کے کاموں کا بوجھ ہلاک کرو، تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماتحت کا کام ہلاک کرے گا اللہ پاک اس کو آتشِ دوزخ سے نجات دے دے گا۔

4: آنحضرت ﷺ کو اللہ پاک نے سخاوت کا دریابنایا تھا یہ دریا یمیشہ بہتا ہی رہتا تھا مگر رمضان شریف میں یہ دریا گویا سمندر بن جاتا تھا جس کی موجودوں کی کوئی انہما نہیں ہوتی تھی پس تم بھی کوشش کرو کہ سخاوت کا چشمہ رمضان شریف میں جاری رہے اور زیادہ سے زیادہ خلقِ خدا اس سے سیراب ہو، زبان سے نعرہ لگاؤ اور عمل کر کے دکھاؤ۔

آخری عشرہ (دس دن):

جب تم اس ماہ مبارک کے بیس دن اس طرح گزار دو کہ زبان پر کلام اللہ کی تلاوت ہو یا درود شریف، سبحان اللہ یا لا اله الا اللہ کا درود ہو دل میں غریبوں کی ہمدردی ہو اللہ کی یاد اور اس کا خوف ہونیک کاموں کی لگن زیادہ سے زیادہ ہو تو ظاہر ہے آخری دس دن میں اس کے جلوے نمایاں ہو نگے اب تم سُستی مت کرو، زیادہ مستعد ہو جاؤ اور کوشش کرو کہ باقی دنوں میں اللہ تعالیٰ کا انعام اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکو، آنحضرت ﷺ جن کی پوری زندگی پاک ہی پاک تھی اس عشرہ میں آپ کی چستی اور مستعدی اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جیسے ہی یہ عشرہ شروع ہوتا آپ ﷺ کمر کس لیتے خود بھی رات بھر جا گتے اور گھر کے آدمیوں کو بھی جگاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ مسلمان بہت بڑا بد قسمت ہے کہ یہ ماہ مبارک آئے اور گزر جائے اور وہ اس عرصہ میں اپنے گناہ نہ بخشوا سکے۔

اعتكاف:

اچھی بات یہ ہے کہ ان دس دنوں میں تم اسی آقا اور مالک کی ڈیوڑھی پر
پڑ جاؤ جس کے حکم سے روزے رکھ رہے ہو جس نے روزوں پر بہت بڑا اجر و ثواب
کا وعدہ فرمایا ہے اسی پڑ جانے کو اعتكاف کہتے ہیں دن رات مسجد ہی میں رہو، پاخانہ
پیشاب کی ضرورت ہو تو باہر آکر پوری کر لو پھر فوراً اعتكاف کی جگہ مسجد میں پہنچ
جاو گویا اپنے تمام بدن اور وقت کو خدا کی عبادت کے لیے وقف کر دو۔

1: اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ بہت سے گناہ جو ملنے جانے، بازار ہاٹ جانے اور
آنے میں ہوتے ہیں ان سے محفوظ رہو گے۔

2: اپنے مالک اور مولا کی رضامندی کے لیے اسی مولا کے گھر میں ٹھرنا اور
پڑ جانا خود عبادت ہے بس اعتكاف کے دنوں میں ایک ایک لمحہ کا تم کو ثواب ملتا رہے
گا اگر تم سو گئے تو یہ وقت بھی عبادت میں صرف ہوا اس کا بھی تمہیں ثواب ملے
گا کیونکہ تم اسی کی ڈیوڑھی پر پڑے ہوئے ہو۔

3: تم یہاں جماعت اور نماز کے اشتیاق میں بیٹھے ہو لہذا ہر لمحہ تمہیں نماز
کا ثواب مل رہا ہے۔

4: مسجد اللہ کا گھر ہے تم اس کے گھر میں پڑے ہو تو اس کے پڑو سی اور اس کے
مہمان ہو۔

5: تم فرشتوں سے مشابہت پیدا کر رہے ہو کہ فرشتوں کی طرح ہر وقت
عبادت اور اللہ کی یاد میں لگے ہوئے ہو۔

6: بیمار کی تیارداری، کسی پڑو سی کا سودا سلف بازار سے لادینا، کسی بیمار کی مزاج
پُرسی کے لیے جانا، جنازہ میں شرکت کرنا اور ایسے بہت سے نیک کام جس کے لیے مسجد

سے جانا پڑتا ہے وہ اعتکاف کے دنوں میں نہیں کر سکو گے لیکن اگر تم یہ کام کیا کرتے تھے تو زمانہ اعتکاف میں بغیر کیے ہی ان کا ثواب تم کو متمار ہے گا۔

7: آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل ہو گا کیونکہ آپ نے اگرچہ کبھی پورے مہینہ اور آخری سال میں بیس روز کا بھی اعتکاف کیا ہے مگر دس روز کا اعتکاف تو آپ ہمیشہ کرتے رہے ہیں اس لیے علماء نے اعتکاف کو سنت موکدہ فرمایا ہے۔

8: جب اعتکاف کا ہر لمحہ عبادت ہے تو اگر ان دس دنوں میں شب قدر ہوئی تو خود بخود اس کا عظیم الشان اجر و ثواب بھی تمہارے حصہ میں آئے گا۔

9: جماعت کی بڑی فضیلت ہے تو معتکف کے لیے ضروری ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جس میں نماز پڑھنے کی جماعت کا انتظام ہو۔

10: اعتکاف کرنے والا قسمت کا سکندر ہے کہ اللہ پاک کی لائعداد نعمتوں کو وہ حاصل کر رہا ہے۔

جب اعتکاف ختم ہو گا تو زیال یہ کہتی پھرے گی
جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھا رہوں تصور جانا کیے ہوئے
پھر بھی جی میں ہے کہ در پ کسی کے پڑا رہوں
سر زیر بار منت درباں کیے ہوئے

شب قدر:

اللہ رب العزت جو سمندروں کی تہہ میں سُچے موتی پیدا کرتا ہے، جس نے پھاڑ کے پتھروں میں لعل اور ہیرے پیدا کیے اور ہیروں میں ایک وہ ہیر ابنا یا جس کی نظیر سے دنیا خالی ہے جس کا نام کوہ نور ہے جس پر بادشاہوں کے تاج بھی فخر کرتے ہیں

اس رب العزت قادر مطلق نے جس طرح ہفتہ میں جمعہ کے دن کو سال کے بارہ مہینہ میں ماہ رمضان المبارک کو بیشتر فضیلیتیں بخشیں اسی طرح راتوں میں ایک رات بنائی جسے شبِ قدر کہتے ہیں، شبِ فارسی کا لفظ ہے جس کا معنی قدر والی رات۔ جس کا عربی نام: لیلۃ القدر ہے، ہر رات کا آخری حصہ شب بیداروں کے لیے ہیرا ہے اور لیلۃ القدر ان ہیروں میں کوہِ نور ہے۔

1: جو شروع شام سے لے کر طلوع فجر تک رحمت ہی رحمت اور سلامتی ہی سلامتی ہے۔

2: جس میں اللہ پاک کے فرشتے اللہ کے حکم سے خیر و برکت لے کر زمیں کی طرف آتے ہیں۔

3: خصوصاً حضرت روح الامین (جبریل) علیہ السلام جو رحمت اور برکت کے فرشتوں کے سرتاج ہیں ان کا نزول ہوتا ہے جس سے اللہ والوں کے دلوں میں نور اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔

4: یہ ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل ہے۔

5: اسی کو یہ خصوصیت حاصل ہے اس مبارک رات میں قرآن پاک کا نزول ہوا۔

6: ہمارے لیے اس میں یہ سعادت ہے کہ فرشتوں کے لشکر اہل ایمان کو ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں۔

7: فرشتوں کی ایک فوج سلام پیش کرتے ہوئے آتی ہے دوسری جاتی ہے۔

8: یاد رہے یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا ہے نصیب والے ہیں وہ لوگ جنہیں فرشتے سلام کرتے ہیں۔

9: قلب مومن پر ان برکتوں کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ خشوع و خضوع

زیادہ ہوتا ہے گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے عبادت میں دل زیادہ لگتا ہے۔

10: اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہدایت فرمائی تھی کہ شبِ قدر میں اس دعا کا ورد رکھیں۔ اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کر دینے ہی کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف کر دے (آمین)

شبِ قدر کی تاریخ:

ظاہر ہے کہ اتنا قسمی ہیراً اتنی آسانی سے نہیں مل سکتا اگر تمہیں یقین ہو کہ پارس کی پتھری ان ہی کنکریوں میں ملی ہوئی ہے جو تمہارے سامنے پڑی ہیں تو ایسا کرو کہ ان تمام کنکریوں کو سمیٹ کر جھوولی میں بھر لو، ان کنکریوں اور گلکوں کے ساتھ پارس کی انمول پتھری بھی تمہاری جھوولی میں آجائے گی، پس اگر سال بھر شب بیداری کی عادت ڈال لو تو لیلۃ القدر کی سعادت بھی میسر آجائے گی لیکن اگر تمام سال تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے تو کم از کم رمضان المبارک میں تہجد کی پابندی کر لو اور خصوصیت سے آخری عشرہ اور بالخصوص ہر ایک طاق رات کو ذکر و تلاوت سے زندہ رکھو۔ شبِ قدر کی برکتیں اور سعادت تین میسر آجائیں گی کیونکہ علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سال بھر میں ایک شب ضرور ہوتی ہے اور زیادہ احتمال یہ ہے کہ رمضان شریف میں، اور بالخصوص اخیر عشرہ اور خصوصاً طاق رات میں اور زیادہ تر ستائیں سویں شب میں۔

اس رات کے فضائل اور رمضان المبارک کی برکات اور قرآن پاک کے بے مثال فضائل سلف صالحین مسلمانوں کی بے مثال عبادات کو ملاحظہ کرنے کے بعد دل میں ترپ پیدا ہوتی ہے کہ اللہ کے درپہ جا پڑیں اور اس وقت تک نہ اٹھیں جب تک درخواست قبول نہ ہو۔

زکوٰۃ کے مسائل

مفہی نجیب احمد قاسمی

زکوٰۃ کے معنی:

زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **خُلُّ دِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُظَهِّرُهُمْ وَتُنَزِّكُهُمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ** (سورۃ التوبہ) ان کے مال سے زکوٰۃ لو تاکہ ان کو پاک کرے اور بابرکت کرے اُس کی وجہ سے، اور دعا دے اُن کو۔ شرعی اصطلاح میں مال کے اُس خاص حصہ کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فقیروں، محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنادیا جائے۔

زکوٰۃ کا حکم:

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور حسنور اکرم ﷺ کے ارشادات سے اس کی فرضیت ثابت ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتبہ تکبہ ہے، جس پر آخرت میں سخت سزا نہیں دی جائیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہیں فرمایا۔

زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوتی؟:

زکوٰۃ کی فرضیت ابتداء اسلام میں ہی مکہ مکرمہ کے اندر نازل ہو چکی تھی، جیسا کہ مفسر قرآن ابن کثیرؓ نے سورۃ مزمل کی آیت **فَاقْتِبُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاتَ** سے استدلال فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے اور بالکل ابتداء وحی کے زمانہ کی سورتوں

میں سے ہے۔ البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً اسلام میں زکوٰۃ کے لئے کوئی خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی، بلکہ جو کچھ ایک مسلمان کی اپنی ضرورت سے بچ جاتا، اُس کا ایک بڑا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا تھا۔ نصاب کا تعین اور مقدار زکوٰۃ کا بیان مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ہوا۔

زکوٰۃ نکالنے پر وعید:

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت و عید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کماحتہ زکوٰۃ نہیں نکلتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا: وَالَّذِينَ يَكِنُونَ الْذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُفْقُدُونَهَا فِي سَيِّلِ اللَّهِ فَبَشِّرُهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُجْمَعُوا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَتُكَوَّنُ إِلَيْهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَّتُمْ لَا نُفِسِّكُمْ فَذُوْقُوا مَا كُنْتُمْ تَكِنُونَ جو لوگ سونا و چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں نکلتے) تو (اے نبی) آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنادیجھے۔ دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہو گا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپیا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔ آیت میں كَنَّتُمْ سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔

حضرور اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی گئی یا پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ

گئی) تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ (مجموع الزوائد) الہذا اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک روپے کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

زکوٰۃ کے فوائد:

زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور اللہ کا حکم ہے۔ زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اصل مقصد اللہ کی اطاعت ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ اُس کو دنیاوی فوائد بھی عطا فرماتا ہے، اُن فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافہ اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم (سورہ البقرہ) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ خرچ کرتا ہے (زکوٰۃ نکالتا ہے) تو فرشتے اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص اللہ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرماء، اور اے اللہ جس شخص نے اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے (یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کر رہا ہے) تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈال دے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

اُس مسلمان عاقل بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے جو صاحب نصاب ہو۔ نصاب کا اپنی ضرورتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا شرط ہے، نیز مال پر ایک سال کا گزرنا بھی ضروری ہے۔ الہذا معلوم ہوا کہ جس کے پاس نصاب سے کم مال ہے، یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا، تو ایسے

شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب:

52.5 تو لہ چاندی یا 7 تو لہ سونا یا تو اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا زیور یا سامانِ تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس موجود ہے اور اس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اس کو ”صاحب نصاب“ کہا جاتا ہے۔

سونے یا چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ:

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء و فقہاء و محدثین، قرآن و سنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو، جس کے مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

1: قرآن و سنت کے وہ عمومی حکم جن میں سونے یا چاندی پر بغیر کسی (استعمالی یا غیر استعمالی) شرط کے زکوٰۃ واجب ہونے کا ذکر ہے اور ان آیات و احادیث شریفہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ متعدد آیات و احادیث میں یہ عموم ملتا ہے۔ سورہ التوبہ کا ذکر کرچکا ہوں جس میں سونا یا چاندی پر زکوٰۃ نہ کلنے والوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يَوْدِي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَاعِرُّ مِنْ تَارِ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي تَارِ جَهَنَّمَ فَيُكُوِي إِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيلُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمِ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ الْفَ سَنَةً حَتَّى يُقْطَعَ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرِى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى التَّارِ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فیمن لا یودی الزکوٰۃ) کوئی شخص جو سونے یا چاندی کا

مالک ہوا اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو کل قیامت کے دن اس سونے و چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپیا جائے گا کویا کہ وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر اس سے اس شخص کا پبلو، پیشانی اور کمر داغی جائے گی اور قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، بار بار اسی طرح تپتاپ کر داغ دئے جاتے رہیں گے، یہاں تک کہ ان کے لئے جنت یا جہنم کا فیصلہ ہو جائے۔

اس آیت و حدیث میں عمومی طور پر سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی عدم ادا یگی پر در دن اک عذاب کی خبر دی گئی ہے خواہ وہ استعمالی زیور ہوں یا تجارتی سوناو چاندی۔
 2: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو دو سونے کے بھاری لگن پہنے ہوئے تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے اس عورت سے کہا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے کہا: نہیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کل قیامت کے دن آگ کے لگن تمہیں پہنائے۔ تو اس عورت نے وہ دونوں لگن اتار کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے پیش کر دیے۔ (ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب الکنز ما ہو وزکوٰۃ الحلی۔ منند احمد۔ ترمذی۔ دارقطنی)

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چھلا دیکھ کر مجھ سے کہا کہ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میں نے آپ کیلئے زینت حاصل کرنے کی غرض سے بنوایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر یہ تمہیں جہنم میں

لے جانے کے لئے کافی ہے۔ (ابوداؤد، دارقطنی) امام خطابیؒ نے (معالم السنن 3/172) میں ذکر کیا ہے کہ غالب گمان یہ ہے کہ چھلانہ نصاب کو نہیں پہنچتا، اس کے معنی یہ ہیں کہ اس چھلنے کو دیگر زیورات میں شامل کیا جائے، نصاب کو پہنچنے پر زکوٰۃ کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ امام سفیان ثوریؓ نے بھی یہی توجیہ ذکر کی ہے۔

4: حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آگ کے کنگن تمہیں پہنانے؟ لہذا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مسند احمد) متعدد احادیث صحیح میں زیورات پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کا ذکر ہے، یہاں طوالت سے بچنے کے لئے صرف تین احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

بر صغیر کے جہور علماء کرام نے بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی تحریر کیا ہے کہ استعمالی زیور میں نصاب کو پہنچنے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ سعودی عرب کے سابق مفتی عام شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ کی بھی قرآن و سنت کی روشنی میں یہی رائے ہے کہ استعمالی زیور پر زکوٰۃ واجب ہے۔

اصولی بات:

قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کسی ایک جگہ بھی استعمالی یا تجارتی سونے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔ نیز استعمالی زیور کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرنے کے لئے کوئی غیر قابل نقد و جرح حدیث احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ملتی ہے، بلکہ بعض احادیث صحیح استعمالی

زیور پر زکوٰۃ واجب ہونے کی واضح طور پر رہنمائی کر رہی ہیں۔ نیز استعمالی زیور پر زکوٰۃ کوہ کے واجب قرار دینے کے لئے اگر کوئی حدیث نہ بھی ہو تو قرآن کریم کے عمومی حکم کی روشنی میں ہمیں ہر طرح کے سونے و چاندی پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے خواہ اس کا تعلق استعمال سے ہو یا نہ ہو، تاکہ کل قیامت کے دن رسوانی، ذلت اور دردناک عذاب سے نجّ سکیں۔ نیز استعمالی زیور پر زکوٰۃ کے واجب قرار دینے میں میں غریبوں، مسکینوں، یتیمیوں اور بیواؤں کا فائدہ ہے تاکہ دولت چند گھروں میں نہ سمشے بلکہ ہم اپنے معاشرہ کو اس رقم سے بہتر بنانے میں مدد حاصل کریں۔

زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ہے؟

اوپر ذکر کئے نصاب پر صرف ڈھائی فیصد (2.5%) زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے۔ شریعت اسلامیہ نے دنیا کے موجودہ نظام کی طرح آدمی پر تیکس نہیں لگایا یعنی اگر آپ کی لاکھوں روپے کی آمدنی ہے لیکن وہ خرچ ہو جاتے ہیں تو کوئی زکوٰۃ واجب نہیں، بلکہ ضروریات زندگی سے بچنا، بچے ہوئے مال کا نصاب کو پہنچنا اور اس پر ایک سال کا گزرناد جو بزکوٰۃ کے لئے ضروری ہے۔

سامان تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟

مال تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو۔ لہذا جو لوگ Investment کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اچھے پیے ملیں گے تو فروخت کر کے اس سے نفع کمائیں گے، تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن پلاٹ اس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا تو اس پر رہائش کے لئے مکان بنوالیں گے یا موقع ہو گا تو اسکو کراچے پر چڑھادیں گے یا کبھی موقع ہو گا تو اسے فروخت کر دیں گے یعنی کوئی واضح نیت نہیں ہے بلکہ ویسے

ہی خرید لیا ہے، تو اس صورت میں اس پلاٹ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

کس دن کی مالیت معتبر ہوگی؟

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اُس دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا جس دن آپ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اپنے مال کا حساب لگارہے ہیں۔ یعنی زیورات کی زکوٰۃ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت پر اనے سونے کے بیچنے کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔ یعنی آپ کے پاس جو زیورات موجود ہیں اگر ان کو مارکیٹ میں بیچیں تو وہ کتنے میں فروخت ہوں گے، اس قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

ہر ہر روپے پر سال کا گزر ناضروری نہیں:

ایک سال مال پر گزر جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر سال ہر ہر روپے پر مستقل سال گزرے۔ یعنی گز شتمہ سال رمضان میں اگر آپ 5 لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا۔ زکوٰۃ ادا کردی گئی تھی۔ اس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اُس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اس رمضان میں دیکھ لیں کہ آپ کے پاس اب کتنی رقم ضروریات سے فوج گئی ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کر دیں۔ مثلاً اس رمضان میں 6 لاکھ روپے آپ کے پاس ضروریات سے فوج گئے ہیں تو 6 لاکھ کا 2.5 فیصد زکوٰۃ ادا کر دیں۔ ہاں اگر کوئی قابل ذکر رقم روٹیں کے علاوہ دستیاب ہوئی ہے تو اس کی زکوٰۃ اس کے سال مکمل ہونے پر ہی ادا کرنی ہوگی۔

زکوٰۃ اور رمضان:

زکوٰۃ کا رمضان میں ہی نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ہمیں صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تو ایک سال گزرنے پر فوراً زکوٰۃ کی ادائیگی کر دینی چاہئے خواہ کوئی سا بھی مہینہ ہو۔ مگر لوگ اپنے صاحب نصاب بننے کی تاریخ سے عموماً ناواقف

ہوتے ہیں اور رمضان میں ایک نیکی کا اجر ستر گناہ ملتا ہے تو اس لئے لوگ رمضان میں زکوٰۃ کی ادا بھیگی کا اہتمام کرتے ہیں اور پھر ہر سال رمضان میں ہی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ایک سال مکمل ہونے سے قبل بھی نکالی جاسکتی ہے اور اگر کسی وجہ سے کچھ تاخیر ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن تصدأً تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

مستحقین زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ کس کو ادا کریں؟

اللہ تعالیٰ نے سورہ التوبہ میں 8 مستحقین زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے :

- 1: فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔
- 2: مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔
- 3: جو کار کن زکوٰۃ وصول کرنے پر متعین ہیں۔
- 4: جن کی دل جوئی کرنا منتظر ہو۔
- 5: وہ غلام جس کی آزادی مطلوب ہو۔
- 6: قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہو ابقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔
- 7: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔
- 8: مسافر جو حالت سفر میں تنگ دست ہو گیا ہو۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے:

- 1: اُس شخص کو جس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد بقدر نصاب مال موجود ہو۔
- 2: سید اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبد المطلب، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس اور حضرت علیؑ کی اولاد مراد ہیں۔

- 3: اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- 4: اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- 5: کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے۔

نوٹ: بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاصلمند اور مستحق زکوٰۃ ہوں، انہیں زکوٰۃ دینے میں دوہر اثواب ملتا ہے، ایک ثواب زکوٰۃ کا اور دوسر اصلہ رحمی کا۔

زکوٰۃ سے متعلق چند متفرق مسائل:

اگر کسی شخص کے پاس سونے یا چاندی کے علاوہ نقدی یا بینک بیلینس بھی ہے تو ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، البتہ دونیا دی شرطیں ہیں :

- 1: نصاب کے مساوی یا زائد ہو۔ 2: ایک سال گزر گیا ہو۔

Diamond پر زکوٰۃ واجب نہ ہونے پر امت مسلمہ متفق ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے اس کو قسمی تھروں میں شمار کیا ہے۔ ہاں اگر یہ تجارت کی غرض کے لئے ہوں تو پھر نصاب کے برابر یا زیادہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زکوٰۃ جس کو دی جائے اُسے یہ بتانا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری نہیں بلکہ کسی غریب کے بچوں کو عیدی یا کسی اور نام سے دے دینا بھی کافی ہے۔

دنی مدارس میں غریب طالب علموں کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ کی رقم کو مساجد، مدارس، ہسپتال، یتیم خانے اور مسافر خانے کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر عورت بھی صاحب نصاب ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، البتہ اگر شوہر خود ہی عورت کی طرف سے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اپنے مال سے کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

صلوٰۃ انسیخ

کھ..... متكلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ

صلوٰۃ انسیخ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) بار یہ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا اللہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنی چاہئے۔ طریقہ اس حدیث میں منقول ہے۔

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رضيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا عَبَّاسُ إِذَا أَعْطَيْتَ لَكَ أَلَاَمْنَحْكَ أَلَاَحْبُبُوكَ أَلَاَفْعُلُ بِكَ عَشْرَ خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَآخِرَهُ قَبِيلَةُ وَحِبِيشَةُ خَطَاهُ وَعَمَدَةُ صَغِيرَةُ وَكَبِيرَةُ سِرَّةُ وَعَلَانِيَةُ عَشْرَ خَصَالٍ أَنْ تُصْلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَرْكَعٌ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرآنِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَآنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعْ فَتَقُولُهَا وَآنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُونِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْكَعْ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعُلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً۔

(سنن البی داود ج 1 ص 190 باب صلوٰۃ انسیخ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تختہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرمادیں۔ وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات سبحان اللہ والحمد للہ ولا اللہ الا اللہ اکبر پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سراٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سراٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سراٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں یہ کل پچھتر بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

دوسری طریقہ یہ ہے کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح پندرہ بار پڑھے۔ پھر رکوع سے پہلے رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھئے پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے۔ باقی ترتیب وہی ہے۔

(جامع ترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء في صلوٰۃ (تسیح)

خواتین کا اعتکاف

سخن..... متكلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن

بعض لوگ دینی معاملات میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور مرد و عورت کو مساجد، عید گاہوں اور اعتکاف میں اکٹھا کر دیا۔ انگریز نے دنیادی لبادہ اوڑھ کر مرد و عورت میں تفریق کو ختم کیا اور غیر مقلدین نے دینی لبادہ اوڑھ کر مرد و عورت کے درمیان تفریق کو ختم کر دیا۔ حالانکہ مرد و عورت کے طریقہ عبادت میں فرق کا ہونا عقل و نقل دونوں کا تقاضا ہے۔

عبادات دو طرح کی ہیں:

نمبر 1: بدنیہ (جن کا تعلق انسان کے بدن کے ساتھ ہے)

نمبر 2: مالیہ (جن کا تعلق مال کے ساتھ ہے)

مرد و عورت کے چونکہ مال میں فرق نہیں یعنی نصاب زکوہ، شراکط زکوہ وغیرہ میں، اس لیے عبادات مالیہ میں بھی فرق نہیں ہے۔ اس کے برخلاف جب مرد و عورت کے جسم کی ساخت میں فرق ہے تو لامحالہ ان کی عبادات بدنیہ میں فرق ہو گا۔

چند مثالیں:

1: مرد رمضان کے پورے روزے رکھتا ہے جب کہ عورت مخصوص ایام میں روزے نہیں رکھتی۔

2: وجوب حج نصاب تو ایک ہے لیکن مرد اکیلا جا سکتا ہے جب کہ عورت کے لیے محرم کا ہونا بھی شرط ہے۔

3: احرام کے کپڑوں میں فرق ہے۔

- 4: مرد تلبیہ اوچی آواز سے کہتا ہے جب کہ عورت آہستہ آواز سے کہتی ہے۔
- 5: طواف کے دوران مر در مل یعنی اکٹر کر چلتا ہے جب کہ عورت میانہ رفتار سے چلتی ہے۔
- 6: مرد احرام کی چادر بازو کے نیچے سے نکالتا ہے جب کہ عورت کے لیے اس طرح کرنا جائز نہیں۔
- 7: دوران سمجھی مرد کو دوڑنا چاہیے جب کہ عورت کو نہیں دوڑنا چاہیے۔
- 8: مرد کے لیے حلق [سر منڈانا] افضل ہے جب کہ عورت کے لیے حلق جائز نہیں ہے۔
- 9: مرد و عورت کی شرعی حدود میں فرق ہے۔
- 10: مرد عورت کے کفن و دفن میں فرق ہے۔

یہ فروق بدن کی ساخت اور پردازے کی وجہ سے ہیں۔ اعتکاف بھی چونکہ بدنی عبادت ہے اس لیے اس میں بھی فرق ہونا چاہیے اور یہ فرق قرآن و حدیث اور عمل متواتر سے ثابت ہے۔ اس لیے فقهاء نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسئلہ لکھا ہے کہ مرد کے لیے اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کرنا اور عورت کے لیے اپنے گھر کی مخصوص جگہ میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ (الہدایہ: ج 1 ص 209)

قرآن کریم: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ
(سورة البقرہ: 187)

ترجمہ: اور تم مسجدوں میں اعتکاف کیا کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو بکر الجصاص م 370 فرماتے ہیں:
وَأَمَا شرط اللبس فِي المسجد فِإِنَّهُ لِلرِّجَالِ خَاصَةٌ دُونَ النِّسَاءِ.
(احکام القرآن للجصاص: ج 1 ص 333)

ترجمہ: مسجد میں ٹھہر نے کی شرط (اعتكاف کے لیے) صرف مردوں کے لیے نہ کہ عورتوں کے لیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتكاف کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی (کہ وہ بھی اعتكاف کریں گی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے بھی اجازت دلادو، انہوں نے اجازت دلادی۔ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (خدام کو خیمه لگانے کا) حکم دے دیا۔ چنانچہ ان کا بھی خیمه لگادیا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر اپنے خیمے کی طرف تشریف لے گئے تو بہت سارے خیموں کو دیکھ کر فرمانے لگے: یہ خیمے کیسے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے لگائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ اب میں اعتكاف نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتكاف سے باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر گزار چکے تو شوال کے مہینے میں دس دن اعتكاف کیا۔

(صحیح ابوخاری: ج 1 ص 274 باب من آراد آن یعکف ثم بداله آن بخراج)

قارئین کرام! اس حدیث مبارک سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو مسجد میں اعتكاف نہیں کرنا چاہیے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خیمے لگ جانے کے بعد اکھڑانے کا حکم نہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

ليلة القدر... فضائل وسائل

سکھ..... متكلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من قام لیلة القدر ایماناً و احتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه۔

(صحیح بخاری ج 1 ص 270 باب فضل لیلة القدر)

جس شخص نے ایمان کی حالت میں خلوص نیت سے لیلة القدر میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

لیکن اس فضیلت کے حصول کے لیے آقئے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے 2

شرطیں ذکر کی ہیں:

1: عبادت کرنے والا مومن ہو یعنی عقیدہ صحیح ہو، اگر عقیدہ ہی غلط ہو تو ایک لیلة القدر نہیں ہزار لیلة القدر بھی عبادت کرتا رہے تو وہ محروم ہی رہے گا۔ کیونکہ عقیدہ اصل اور بنیاد ہے۔ اگر بنیاد ہی درست نہ ہو تو عبادت والی عمارت کیسے کھڑی ہو گی یعنی عقائد اسلام کی بنیاد ہیں اگر ایک عقیدہ بھی غلط ہو گیا تو گمراہی مقدار بنے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس رات کی برکت حاصل کرنے کے لیے عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کو اپنائیں اور لوگوں میں بھی ان عقائد کی محنت کریں۔

2: عبادت کرنے والے کی نیت درست ہو، اگر نیت میں ریا، دھکلاؤ آگیا تورات بھرجا گناہ اور عبادت کرنا کسی کام کا نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اور اس طرح کی احادیث میں جو عبادت پر گناہوں کی معافی کا تذکرہ ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں باقی کبیرہ گناہ کی معافی کے لیے توبہ اور حقوق العباد والے گناہوں کی معافی کے لیے ان حقوق کی ادائیگی یا پھر صاحب حق سے

معافی ضروری ہے صرف عبادت سے وہ کبھی معاف نہ ہوں گے۔

لیلۃ القدر کون سی رات ہے؟

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

تحروا لیلۃ القدر فی الوتر مِن العشر الا وَاخِر مِن رَمَضَانَ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ: لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یعنی، 21، 23، 25،

16، 27، 29 کی راتوں میں تلاش کرو۔ اسی طرح کی ایک حدیث مسند احمد (ج 16

ص 399 رقم 22612) میں بھی ہے جس میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی

اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا کہ وہ کون سی رات ہے؟ تو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

لیلۃ القدر کی مخصوص دعا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے یوں دعا مانگنا: اللهم انک عفو

تحب العفو فاعف عنی۔ (سنن ابن ماجہ ص 274 باب الدعاء بالعفو والغافرية)

ترجمہ: اے پروردگار آپ بہت معاف فرمانے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند

بھی فرماتے ہیں مولائے کریم مجھے معاف فرمادیں۔

لیلۃ القدر میں فضول کاموں سے بچیں:

اتنی بابرکت رات میں بھی امت کے بہت سارے افراد اعتماد کا دامن

چھوڑ کر افراط و تغیریط کر کے عتاب کے مستحق بنتے ہیں: مساجد پر چراغاں کرنا، اہتمام

کے ساتھ اعلانات کر کے مساجد میں باجماعت صلوٰۃ شیعہ ادا کرنا۔

دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس رات اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

اس کو ذریعہ بخشش بنائے۔

سجدہ تلاوت کے مسائل

مکالم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن

قرآن منع ہدایت ہے، جب اس کی تلاوت تمام آداب، شرائط اور اس کے حقوق ادا کر کے نہایت غور و خوض سے کی جائے تو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتے ہیں اور علم و حکمت کے دریا بہادیتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے احکام میں سے ایک حکم سجدہ تلاوت بھی ہے کہ بعض معین آیات کریمہ کی تلاوت کرنے اور سننے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ:

مسئلہ 1: سجدہ تلاوت کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سراٹھا لے۔ بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

مسئلہ 2: بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے پہلے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں، ورنہ بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کے سجدہ میں جائیں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں اور اللہ اکبر کہہ کے بیٹھ جائیں، آپ کا سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

سجدہ تلاوت کے متفرق مسائل:

مسئلہ 1: سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے سننے والا قرآن شریف کے سننے کی غرض سے بیٹھا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو اور بغیر ارادہ کے آیت سجدہ سن لی ہو، اس لیے بہتر یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا سجدہ

کی آیت کو آہستہ پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

مسئلہ 2: اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی مگر نماز ہی میں سجدہ تلاوت ادا نہ کیا تو نماز کے بعد سجدہ کرنے سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا اور وہ شخص گناہ گار ہو گا اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی صورت نہیں۔

مسئلہ 3: امام صاحب سجدہ کی آیت بھول گئے اور مقتدی نے پڑھ کر لقمه دیا اور امام نے وہ آیت پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا تو بس یہ ایک سجدہ ہی کافی ہے الگ الگ دو سجدے کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ 4: نماز میں اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ کے سجدہ تلاوت کیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اگر تین چھوٹی آیات سے کم تلاوت کر کے ہی سجدہ تلاوت کر لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ 5: ترواتح میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھا جائے کیونکہ خیر القرون میں سلف وصالحین سے اعلان کرنا ثابت نہیں۔ ہاں اگر مقتدیوں کی نماز میں تشویش پیدا ہونے کا اندریشہ ہو تو اعلان کر دینا بہتر ہے۔

مسئلہ 6: جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے اس رکعت میں سجدہ کرنا بھول گیا ہے تو دوسری یا تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے فوراً سجدہ کر لے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کر لے۔

مسئلہ 7: بغیر وضو کے سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ 8: اگر ایک آیت سجدہ تلاوت کی ہے یا سنی ہے تو صرف ایک سجدہ ادا کیا جائے۔ ایک سے زائد نہیں۔

مسئلہ 9: اگر کئی آیات سجدہ تلاوت کی ہیں یا سنی ہیں تو جتنی تعداد آیات سجدہ کی ہے اتنے ہی سجدے ادا کیے جائیں۔ مثلاً اگر 5 آیات سجدہ تلاوت کی ہیں یا سنی ہیں تو صرف 5 سجدے ہی ادا کیے جائیں۔

مسئلہ 10: فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں لیکن مسحہ یہ ہے کہ وضو ہو تو اس وقت سجدہ کر لے شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ 11: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں وہ سجدہ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں، مثلاً وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف رخ کرنا، وغیرہ

مسئلہ 12: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے آیت سجدہ سن لی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوا اور اگر ایسی حالت میں آیت سجدہ سنی کہ مدت حیض یا مدت نفاس پوری ہو چکی تھی لیکن ابھی غسل نہیں کیا تھا تو اب سجدہ تلاوت اس پر واجب ہو چکا ہے غسل کے بعد ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 13: نماز پڑھنے کے دوران کسی اور شخص سے سجدہ کی آیت سنی تو نماز میں سجدہ نہ کیا جائے بلکہ نماز مکمل کر لینے کے بعد سجدہ ادا کریں۔ اگر نماز ہی میں سجدہ تلاوت ادا کیا تو وہ سجدہ ادا نہیں ہو گا دوبارہ کرنا پڑے گا اور گناہ بھی ہو گا۔

مسئلہ 14: سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا، پھر اسی جگہ نماز کی نیت کی وہی آیت نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ تلاوت کافی ہے، دونوں سجدے ادا ہو جائیں گے البتہ اگر جگہ بدلتی ہو تو دوسرا سجدہ کرنا واجب ہو گا۔

مسئلہ 15: اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سننے کے بعد اس کی اقتداء کرے تو اس کو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہیے اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: جس رکعت میں امام نے آیت سجدہ تلاوت کی ہو، وہی رکعت اس کو اگر مل جائے تو اس کو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں اس رکعت کے مل جانے

سے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سجدہ مل گیا۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ وہ رکعت نہ ملے تو نماز پوری کرنے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 16: امام صاحب سجدہ کی آیت بھول گئے اور مقتدی نے پڑھ کر لفظہ دیا ہے اور امام وہ آیت پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا تو یہ سجدہ کافی ہے تو اس صورت میں دو سجدے واجب نہیں ہیں۔

مسئلہ 17: اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یادو تین آیات پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں نیت سجدہ تلاوت کر لی تو سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا اور مقتدیوں کی بھی نیت کرنے کی ضرورت ہے بغیر نیت کے ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا اور تین آیات سے زیادہ تلاوت کر لی تواب رکوع میں نیت کرنے سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا۔

مسئلہ 18: اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدہ تلاوت باقی رہ گئے اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں رہا تواب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدہ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرنے سے ادا ہو جائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ واستغفار لازم ہے

مسئلہ 19: آیت سجدہ کا ایک جز بھی تلاوت کر لیا تو سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اگرچہ پوری آیت تلاوت نہ کی ہو۔

مسئلہ 20: اگر مکروہ اوقات میں یعنی طلوع آفتاب غروب شمس اور زوال کے وقت آیت سجدہ تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہ ہی ہے۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان وقتیں علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتیں میں کرنا ٹھیک نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔

سجدہ تلاوت کی تعداد:

نمبر شمار	پارہ نمبر	سورۃ کا نام	آیت نمبر
1	9	اعراف	206
2	13	رعد	15
3	14	نحل	50
4	15	بُنَیٰ اسْرَائِيلٍ	109
5	16	مریم	58
6	17	حج	18
7	19	فرقان	60
8	19	نمل	26
9	21	سجدہ	15
10	23	ص	24
11	24	حُمَّم سجدہ	38
12	27	نجم	62
13	30	انشقاق	21
14	30	علق	19

نوٹ: احناف کے ہاں سورۃ حج میں پہلا سجدہ تلاوت کا ہے دوسرا نہیں، جبکہ شوافع کے ہاں سورۃ حج میں دو سجدے ہیں اور سورۃ ص وala سجدہ شکر ہے سجدہ تلاوت نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے تمام حقوق ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرمائے۔

قضاء عمری کا مسئلہ

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن

قرآن کریم کے پانچویں پارے میں سورۃ نساء کی آیت نمبر 103 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **إِنَّ الصِّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا** اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر نماز کو مقررہ اوقات میں فرض کیا ہے۔ اس لیے اپنے وقت پر نماز کو ادا کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کبھی کبھار کسی عذر، بیماری یا کسی مجبوری کی وجہ سے نمازو وقت میں ادا نہ کر سکیں تو شریعت نے اس عبادت کی اہمیت کے پیش نظر اسے بعد میں ادا کرنے کا سختی سے حکم دیا ہے۔

اج کل تاہل پسندی کا زمانہ ہے، اول تو بہت سے مسلمان نماز ادا ہی نہیں کرتے، اگر کبھی پڑھ بھی لیں تو شرائط و آداب کا بالکل خیال نہیں کرتے اور خشوع خصوص سے خالی نماز مخصوص الٹھک بیٹھک کا نمونہ پیش کرتی ہے اور بس۔

چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان اہم العبادات (نماز) کے چھوٹ جانے پر نادم ہوتے، تو بہ تاب ہوتے، اور شریعت کے حکم کے مطابق اپنی قضاء شدہ نمازوں کو جلد ادا کرتے۔ افسوس صد افسوس کہ بعض دین کے ٹھیکے داروں نے اپنی کم علمی اور کوتاہ فہمی سے اس معاملے کو بھی اپنی اوٹ پٹاگنگ خواہشات کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ افراط تفریط کا شکار ہو کر رہ گئے۔

ایک گروہ نے یہ نظر یہ بنالیا کہ قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنے کی ضرورت نہیں مخصوص تو بہ ہی سے کام چلا لیا جائے۔ جبکہ دوسری طرف بعض اہل بدعت نے اس عبادت کا حلیہ بگاڑتے ہوئے یہ حل نکالا کہ ساری زندگی کی نمازیں ادا کرنا بہت دشوار ہے اس لیے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو قضاۓ عمری کے نام سے ایک نئی نماز

ایجاد کی اور یہ کہا کہ صرف چار رکعتوں کو مخصوص طریقے سے ادا کر لینے سے ساری عمر کی نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

اس طبقہ فکر کے افراد رمضان المبارک میں اس مخصوص نماز کے جھوٹے میجھ پھیلاتے ہیں، جس کی وجہ سے امت کا ایک بہت بڑا طبقہ ان کے فریب کاشکار ہو جاتا ہے، عام سادہ لوح مسلمان بھی اسے صحیح سمجھ کر اپنی زندگی بھر کی نمازیں ادا نہیں کرتے اور اس نماز کو پڑھ لینے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہی۔

جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ بالکل الگ ہے وہ یہ ہے کہ قضاء شدہ نمازیں نہ تو محض توبہ سے ذمہ سے ساقط ہوتی ہیں اور نہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو چار رکعات کی مخصوص نماز کو ادا کر لینے سے ساری نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ بلکہ قضاء شدہ نمازوں کو ادا کرنا ضروری ہے۔ چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

احادیث مبارکہ:

1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ من نسی صلاۃ فلیصل اذا ذکرها لا کفارۃ لها الا ذالک۔

(صحیح بخاری ج 1 ص 84 باب من نسی صلاۃ)

ترجمہ: جو شخص نماز کو (اپنے وقت پر پڑھنا) بھول جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی اس کو یاد آئے (کہ اس نے فلاں نماز نہیں پڑھی) تو اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھے اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

2: جبکہ صحیح مسلم میں کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے:
 عنْ أَنَّىٰ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذُكِرَهَا۔ (صحیح مسلم: ج 1 ص 27)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتارہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آجائے تو نماز پڑھ لے۔

3: امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سمن میں ایک روایت لائے ہیں: سئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل يرقد عن الصلوة او يغفل عنها قال : کفارتہا ان يصلیها اذا ذكرها۔ (سنن نسائی ج 1 ص 100 باب فی من نام عن صلوة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے وقت میں سو جائے یا غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب بھی اسے اپنی قضاء شدہ نماز یاد آئے تو وہ اسے پڑھ لے۔

اقوال صحابہ:

1: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب موطا امام مالک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرماتے ہیں:

عَنْ تَافِيْعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَمَ الْإِمَامُ فَلَيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْأُخْرَى۔
(موطا امام مالک: ۱۵۵)

ترجمہ: حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھتے وقت اس کو اپنی چھوڑی ہوئی قضاء نماز یاد آجائے تو جب امام سلام پھیرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے وہ بھولی ہوئی قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسرا نماز پڑھے۔

2: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کی ایک روایت نقل کی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
إِنَّ الْمُشْرِكَيْنَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ
الْخَتْمَىٰ حَتَّىٰ ذَهَبَ مِنْ اللَّيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهُرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(جامع ترمذی ص 43)

حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق والے دن مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں پڑھنے سے روک دیا تھا یہاں تک رات کا کچھ حصہ گذر گیا، جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی اور پھر اقامت کی، پس ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کی تو عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کی تو مغرب کی نماز پڑھی، پھر اقامت کی اور عشاء کی نماز پڑھی۔

اقوال فقهاء:

1: امام بخاری حضرت ابراہیم نجفی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:
وَقَالَ ابْرَاهِيمَ مِنْ تَرْكِ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ عَشْرَيْنَ سَنَةً لَمْ يَعْدَ الْأَتْلَكَ
الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ۔ (صحیح بخاری ج 1 ص 84)

جس شخص نے ایک نماز چھوڑ دی تو (اگرچہ) میں سال بھی گزر جائیں تو وہ شخص اسی اپنی قضاء شدہ نماز کو ادا کرے۔

2: امام ابن حبیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فالاصل فيه ان كل صلوٰة فاقت عن الوقت بعد ثبوت وجوبها فيه
فانه يلزم قضاوها . سواء ترکها عمداً او سهواً او بسبب نوم وسواء كانت
الفوائت قليلة او كثيرة .
(بحر الرائق ج 2 ص 141)

ترجمہ: اصول یہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کسی وقت میں واجب ہونے کے بعد رہ گئی ہو،
اس کی قضاء لازم ہے خواہ انسان نے وہ نماز جان بوجھ کر چھوڑی ہو یا بھول کر، یا نیند کی
وجه سے نماز رہ گئی ہو۔ چھوٹ جانے والی نمازوں زیادہ ہوں یا کم ہوں۔ (بہر حال قضا
لازم ہے)۔

3: مشہور شارح مسلم علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فیه وُجُوب
قَضَاء الْفَرِيْضَة الْفَائِتَة سَوَاء تَرَكَهَا بِعُذْرٍ كَنُوْمٍ وَنِسْيَانٍ أَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ۔
(شرح مسلم للنووی: ج 1 ص 231)

ترجمہ: جس شخص کی نماز فوت ہو جائے اس کی قضاء اس پر ضروری ہے خواہ وہ نماز
کسی عذر کی وجہ سے رہ گئی ہو جیسے نیند، اور بھول یا بغیر عذر کے چھوٹ گئی ہو۔

4: امام جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَهُذَا الَّذِي وَرَدَ بِهِ الْأَثْرُ مِنْ إِيجَاب
قضاء الصلاة الْمِنْسِيَّة عَنِ الذِّكْر لَا خِلَاف بَيْنَ الْفَقَهَاء فِيهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
بعض السَّلْفِ فِيهِ قَوْلُ شَاذِ لِيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ۔ (احکام القرآن ج 3 ص 288)

ترجمہ: یہ جو اثر بھولے سے نماز قضاء کے ادا کرنے پر ہے یاد آنے پر اس کی قضاء
میں فقهاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور جو بعض سلف سے قول مردی ہے وہ
شاذ ہے اس پر عمل نہیں۔

5: صاحب رحمۃ الامۃ فرماتے ہیں: وَ اتَّفَقُوا عَلَى وَجْهِ قَضَاء الْفَوَائِتِ۔
(رحمۃ الامۃ: 146)

ترجمہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: احتجاف کی طرح دیگر ائمہ کرام کے مقلدین کا بھی قرآن و سنت کی روشنی میں یہی موقف ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں:

6: امام مالک رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب.....المدونۃ الکبریٰ ج 1 ص 215

7: امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب.....فتح الجواد ج 1 ص 223

8: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلدین کا مذہب...الانصاف ج 1 ص 442

جلیل القدر محدث کا دوڑوک فیصلہ:

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"من قضى صلاة من الفرائض في آخر جمعة من شهر رمضان كان ذلك جابراً لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة باطل قطعاً لانه مناقض للجماع على ان شيئاً من العبادات لا يقوم مقام فائتة سنوات".

(الموضوعات الکبریٰ ص 356)

ترجمہ: یہ روایت کہ جو شخص رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز قضاء پڑھ لے تو ستر سال تک اس کی عمر میں جتنی نمازوں چھوٹی ہوں گی ان سب کی ادائیگی ہو جائے گی یہ روایت قطعی طور پر باطل ہے اس لیے کہ یہ حدیث اجماع کے خلاف ہے۔ جبکہ اجماع اس پر ہے کہ کوئی بھی عبادت سالہا سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

نوٹ:

فقہاء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ قضاء شدہ نمازوں میں سے صرف فرض نمازوں اور وتروں کو ادا کیا جائے سنتوں اور نوافل کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

رمضان اور سخاوت

مولانا محمد الیاس گھسن

عَنْ أَبْنَى عَبَّارِيْسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ
النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلٌ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ
لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ
بِالْأَخْيَرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

(صحیح البخاری: ج 1 ص 3 باب کیف کان بدء الوجی الی رسول اللہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کرتے تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے، آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادرحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

اس مہینہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور وجوہی صدقات تو ادا کرنا تو انسان کے ذمہ ہیں ان کے ساتھ ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ نفلی صدقات کا اہتمام بھی کیا جائے۔ کسی نادار روزہ دار کا روزہ افطار کرنا، کسی محتاج کی مدد کرنا، کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، پیتیم اور بیواؤں کا خیال رکھنا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں کہ انسان ان کو اس ماہ مقدم س میں ضرور ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی قدر کی توفیق نصیب فرمائے، دن کو روزہ اور رات کو تراویح کی پابندی کی توفیق بخشنے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

چاندرات اور خواتین

مدحیہ انعام، لاہور

ویسے تو خیر مقامات آہ و فناں اور بھی ہیں لیکن اگر آپ کو بھر پور جوش و خروش کا حقیقی انداز دیکھنا ہو اور اپنے اندر نیا ولہ پیدا کرنا ہو تو دو مقامات خاص طور پر مفید ہیں۔ ایک مقام تو ہے شادی بیاہ میں کھانا کھلنے کا۔ اور دوسرا ہے مزار یا خیراتی دستر خوان پر لنگر کی تقسیم کا! تیراہم بتائے دیتے ہیں۔ یہ بھی کوئی نیا مقام نہیں۔

ہزار بار زمانہ ادھر سے گزرا ہے!

اور رمضان میں تو خیر اس طرح کا جوش و خروش محنت سے کمانے والوں کے ہوش اڑا دیتا ہے۔ جی ہاں، ہم شاپنگ کی بات کر رہے ہیں۔ عید کے لیے شاپنگ وہ ایونٹ ہے جس میں سارے زمانے کا جوش و خروش کا نٹ چھانٹ کر بھر دیا گیا ہے۔ شاپنگ سینٹر زپر جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ مردہ ضمیر کو بھی جگادینے کے لیے کافی ہے۔ ایسا بھر پور جوش و خروش اگر کسی فورس میں ہو تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا فتح کر لے!

رمضان المبارک کی آمد فیوض و برکات کی ابتداء سمجھی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شنک نہیں ہو سکتا۔ مگر ساتھ ہی ساتھ آزمائش بھی تو شروع ہوتی ہے۔ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ اٹل حقیقت ہے مگر اہل وطن نے رمضان کی مبارک ساعتوں سے خدا جانے کیا کیا کشید کرنا شروع کر دیا ہے کہ اب رحمت، برکت اور مغفرت تو کہیں پیچھے رہ گئی ہے اور رونق میلہ ہرشے پر چھا گیا ہے! بھلا ہو کھلے بازار کی معیشت چلانے والوں کا جنہوں نے رمضان کو بھی ایونٹ میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہم ایک زمانے سے دیکھتے آئے ہیں کہ رمضان کی پُر کیف اور بابرکت ساعتوں میں لوگ اپنے لیے نجات کی راہ ڈھونڈا کرتے تھے مگر زمانہ ایسا پلٹا ہے، یا پلٹا گیا ہے، کہ اب

رمضان کے آغاز ہی سے کسی کو کپڑے بنانے کی فکر لاحق ہوتی ہے اور کوئی اس پر پیشانی میں مبتلا ہوتا ہے کہ گھر بھر کے کپڑے بنانے کے عمل میں اپنے بدن کے کپڑوں کو نیلام ہونے سے کیسے بچایا جائے!

ہمارے بعض دوست معرض ہیں کہ ہم اپنے کالموں میں بس ذرا ساموقع ملتے ہی خواتین کی ”واٹ“ لگاتے ہیں۔ ہم ان کی سادگی پر ”زیر لب کے نیچے“ مسکراتے رہتے ہیں۔ کیوں نہ مُسکرائیں؟ وہ خود بھی اپنی خواتین کے ہاتھوں بہت کچھ جھیل رہے ہوتے ہیں مگر الزام دوسروں کے سر دھرنے کے لیے بے تاب رہتے ہیں! اور ہمیں تو اس بات پر بھی ہنسی آتی ہے کہ جن کالموں کو خود خواتین ”خراب تحسین“ کے زمرے میں رکھتی ہیں انہیں ”واٹ“ لگانے کی کوشش کیوں قرار دیا جا رہا ہے! شاپنگ ڈنیا کا واحد موضوع ہے جس کے حوالے سے خواتین پر شدید تنقید کی جائے تو وہ دادو تحسین کے ڈونگروں کی طرح قبول کرتی ہیں!

خواتین عید کی شاپنگ سے قبل بازار کے کئی چکر کاٹتی ہیں تاکہ حالات کا جائزہ لے سکیں۔ یہ وارم اپ میچ ہوتا ہے۔ بقول میر

یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

شايد کھیلوں کی ڈنیا میں بھی وارم اپ میچ کا آئندیا خواتین کی ”شاپنگ در شاپنگ“ سے ہاتھ آیا ہے!

جو لوگ شاپنگ کے دریا کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں کسی بھی نوعیت کے تکلف کے بغیر ڈنیا کے سب سے بڑے احمد قرار دیا جاسکتا ہے۔ شاپنگ ڈنیا کا واحد مرض ہے جو اپنے علاج کی کوکھ سے پیدا ہوتا ہے! اسلام کی طرح قدرت نے خواتین کی شاپنگ کی فطرت میں بھی لپک دی ہے۔ یعنی اتنی ہی یہ ابھرے گی جتنا کہ دباوے گے! گویا

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی!

دنیا بھر کے ماہرین نفیيات اگر خود کو بہت بڑا اظہرم خال سمجھتے ہیں تو ذرا آگے آئیں اور ہمارے ہاں عید کی شاپنگ کا جوش و خروش گھٹانے کا کوئی نسخہ تجویز کر کے تو دکھائیں۔ ذرا سی دیر میں لگ پتا جائے گا! نفیيات کے ماہرین جب بھی گفتگو کرتے ہیں، نظریات سے شروع ہو کر تجربات تک پتا نہیں کیا کیا بک جاتے ہیں۔ کبھی عید کی شاپنگ پر کچھ کہیں تو انہیں معلوم ہو کہ چند لمحوں میں گونگے بن جانا کیا ہوتا ہے! بعض لوگوں کا مزاج اُلٹا ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام سے روکنا ہو تو وہ کام کرنے کو کہیے۔ یہ اصول مردوں اور خواتین دونوں پر کارگر ثابت ہوتا ہے۔ شاپنگ کو البتہ ”اسٹنٹی“ حاصل ہے۔ خواتین کو شاپنگ سے روکیے یا نہ روکیے، نتیجہ ستم بالائے ستم ہی کی شکل میں برآمد ہوتا ہے!

رمضان کی آمد اس بات کی نوید ہے کہ اب عید الفطر بھی وارد ہو گی۔ مگر صاحب ایشتر شہروں کے لیے رمضان کا وارد ہونا عید الاضحیٰ کی آمد سے کچھ کم نہیں! انہیں رمضان کے پہلے عشرے ہی میں چھریاں نظر آنے لگتی ہیں! بازاروں کی رونق کسے اچھی نہیں لگتی مگر یہ ساری رونق دیکھ دیکھ کر شہروں کے دل بیٹھتے جاتے ہیں۔ ماہ مبارک کے دوران عبادات کا لطف کچھ اور ہی ہے۔ جنہیں اللہ سے بہت کچھ چاہیے وہ عبادات میں مصروف رہتے ہیں۔ بیشتر (باخصوص حق حلال کی آمدنی والے) شوہر معروف و مقبول عبادات کے ساتھ شاپنگ کے عذاب سے بچنے کے لیے بھی مختلف وظائف پڑھتے رہتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ رمضان کے ختم ہوتے ہوتے بیشتر شہر کسی نہ کسی روحانی درجے پر فائزہ کھائی دینے لگتے ہیں! چہرے کی مسکینی بڑھ جاتی ہے۔ طبیعت میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور گھر بھر کی خوشیوں کا خیال رکھنے کے سلے میں اللہ چہرے پر تھوڑا بہت نور بھی پیدا کر ہی دیتا ہے!

اگر کوئی شاپنگ کے حوالے سے خواتین کو مطعون کرنا چاہے تو اُس کی سادگی اور کم علیٰ پر ہنسی ہی آئے گی۔ شاپنگ تو خواتین کی نفسیاتی ساخت میں ”ان بلٹ“ ہے، یہ وصفِ حمیدہ ان کے دماغی کمپیوٹر کے ڈیفائلٹ میں ہے! علامہ اقبال نے کہا ہے کہ کائنات کی تصویر میں رنگِ عورت کے وجود سے ہے۔ عید الفطر جوں جوں قریب آتی ہے، یہ رنگ اور گہر اہوتا جاتا ہے۔ تصویرِ کائنات کے سارے رنگ شاپنگ سینٹر ز میں ڈیرے ڈال کر انہیں ایک نئی کائنات کی شکل بخشتے ہیں! اس پورے عمل میں بے چارے شوہر سوچتے ہی رہتے ہیں۔

دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک!

شاپنگ کے بنیادی اصولوں پر غور کرتے وقت یاد رکھیے کہ اس کا کوئی بنیادی اصول نہیں ہوتا۔ پہلے نمبر پر یہ یاد رکھیے کہ شاپنگ اور بالخصوص عید کی شاپنگ کبھی ایک ”بلے“ میں نہیں ہوتی۔ بازار کے پہلے دو تین چکر تو صرف ”سروے“ کے لیے ہوتے ہیں۔ یعنی دیکھا جاتا ہے کہ کون کون سی (اوٹ پٹانگ) چیزیں آئی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد یہ طے کیا جاتا ہے کہ کیا اور کیوں خریدنا ہے۔ ”کیوں“ کی غایت یہ ہے کہ بہت سی چیزیں اپنی پسند سے نہیں خریدی جاتیں بلکہ حریفوں کو نیچا دکھانا مقصود ہوتا ہے!

عید کی شاپنگ بھی ایک پورا تھوار ہے، میلہ ہے، ایونٹ ہے۔ سب سے پہلے تو ٹوہہ لگائی جاتی ہے کہ کس نے کیا خریدا ہے۔ اس کے بعد موازنہ شروع ہوتا ہے۔ کسی نے کچھ اچھا خریدا ہے تو اب اُس سے اچھا خریدنا ہے۔ اگر کسی نے بے ڈھنگی شاپنگ کی ہے تو اُسے نیچا دکھانے کے لیے مزید شاپنگ کرنی ہے۔ شاپنگ سینٹر ز کا چکر ایک نئی فہرست کو جنم دیتا ہے۔ گویا تارگٹ کلنگ کی تیاری کی جا رہی ہو! یہ سے شوہروں کی کمائی کی تو یہ تارگٹ کلنگ ہی ہے!

عورت کا مقام

(اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد)

مولانا محمد اختر حنفی

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے سوز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
آئیے ایک طائرانہ نظرِ ماخی کے اوراق پر ڈالتے ہیں۔ یہ قبل از اسلام اور
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا دور ہے۔ انسان جہالت اور درندگی
کے دو پاؤں کے درمیان پس رہا تھا، اشرف المخلوقات میں سے عورت کو حقیر ترین
ملوک سمجھا جاتا تھا، دنیا میں نہ اس کے کوئی حقوق تھے نہ معاشرہ میں اس کی کوئی
عزت، بلکہ اس کے ساتھ جگلگی مخلوق جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔

اقوام عالم میں کوئی بھی اسے قدس و احترام کی چادر اوڑھانے کو تیار نہیں،
عیسائیت میں عورت کا ابتدائی اور بنیادی نظر یہ یہ تھا کہ عورت گناہ کی ماں اور بدی کی
جڑ ہے، مرد کے لیے معصیت کی تحریک کا سرچشمہ ہے اور جہنم کا دروازہ ہے، تمام
انسانی مصائب کا آغاز اسی سے ہوا ہے وہ شیطان کی سب سے بڑی آلہ کار ہے دنیا والوں
پر مصیبت لاتی ہے اس کے شر مسار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے وہ عورت ہے۔

فریدرک ولیم نیشنے کا کہنا ہے کہ عورت مرد سے زیادہ چالاک اور خبیث
ہے۔ کیا تم عورت کے پاس جا رہے ہو؟ اپنا چاکب نہ بھول جانا۔ جب کوئی شخص کسی
عورت پر عاشق ہو جائے تو اسے شادی کی اجازت نہیں ملنا چاہیئے کیوں کہ دیوگی کے
عالم میں انسان اپنے مستقبل کا درست فصلہ نہیں کر سکتا۔

جو عورت علمی اور عقلی مسائل میں دلچسپی لیتی ہے اس کے جنسیاتی نظام میں لازماً خلل ہوتا ہے۔ عورت ایک معہد ہے اور حمل اس معنے کا حل۔

حقیقی مردو چیزوں کا خواہ شمند ہوتا ہے خطرہ اور تفریح۔ اسی لیے وہ عورت کی خواہش کرتا ہے کیوں کہ عورت تفریح کا سب سے خطرناک سامان ہے۔ ایشیائی داشمند ہیں کہ عورت کو پر دے میں بند رکھتے ہیں۔ عصمت فروشی کے ادارے کو شادی کی رسم نے خراب کر دیا ہے۔ انتقام اور محبت میں عورت مرد کی بہ نسبت زیادہ سفاک ہوتی ہے۔ صرف احمدی عورتوں کے حقوق اور آزادی کی بات کرتے ہیں۔

ترتولیاں (Tertullian) کا کہنا ہے کہ عورت شیطان کے آنے کا دروازہ ہے، وہ شجر منوعہ کی طرف لے جانے والی، خدا کے قانون کو توڑنے والی اور خدا کی تصویر مرد کو غارت کرنے والی ہے۔

کرائی سوسم کے بقول: عورت ایک ناگزہر برائی، ایک پیدائشی و سوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک غارت گرد لربابی، ایک آراستہ مصیبت ہے۔

ان کے ہاں ایک قاعدہ یہ تھا جس روز چرچ کا تہوار ہوا اس سے پہلے کی رات جس میاں بیوی نے اکٹھے سکھا گزاری ہو تو وہ تہوار میں شریک نہ ہو سکتے گویا کہ انہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس کی وجہ سے وہ مذہبی عبادت میں شریک نہ ہو سکتی تھی۔ کلورٹن کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ کریم چرچ کے ابتدائی دور میں ازدواجی زندگی غیر قانونی تصور کی جاتی تھی۔

الغرض اس صنف نازک کو مغرب نے کہیں پناہ نہ دی تھی الٹا اس کو طعن کا نشانہ بنایا۔

مختلف تہذیبوں نے عورت سے ناروا سلوک کیا اگرچہ مختلف مذاہب میں کثرت ازواج کی گنجائش موجود رہی بلکہ اسے عملاً بھی اپنایا گیا پھر عورت کی عزت و

عصمت کو بیدردی سے تار تار کیا گیا۔ آپ کو تاریخ کے اور اق اس نتیجے تک ضرور لے آتے ہیں کہ یونان، روم، ایران و مصر جیسی تہذیبوں نے (جنہیں اپنے مہذب ہونے پر فخر تھا) تزلیل نسوں کے نکتے کو عروج تک پہنچایا۔

اب آئیے روم اور یونان کی طرف۔ یہ اقوام قدیمه میں سے ہے جس کی تہذیب کو سب سے زیادہ شاندار تصور کیا جاتا ہے وہ اہل یونان ہیں۔ لیکن اس قوم کے ابتدائی دور میں اخلاقی نظریہ، قانونی حقوق اور معاشرتی برداشتہ اعتبار سے عورت کی حیثیت بہت گری ہوئی نظر آتی ہے۔ عورت معاشرہ کے ادنی سے لے کر اعلیٰ طبقوں تک ہر ایک کی جنسی خواہشات کا مرکز بنی ہوئی تھی، فلاسفہ، شعراء اور ادباء تمام کے تمام اس کے نقطہ شہوانیت کے گرد گھومتے تھے۔ یونانیوں کے حسن و جمال اور حسن پرستی نے جسم کی آگ کو خوب بھڑکایا یہاں تک ان کے ذہن سے یہ بھی جارتا رہا کہ یہ بھی کوئی عیب ہے۔

اکثر موئر خین کا خیال ہے کہ یونان میں عورت نہایت گھٹیا اور کم درجہ کی مخلوق تصور کی جاتی تھی۔

ڈاکٹر گلتاؤی کہتے ہیں کہ یونانی لوگ عموماً عورت کو ایک کم درجہ کی مخلوق سمجھتے تھے اگر کسی عورت کا بچہ خلاف فطرت پیدا ہوتا تو اس کو مار ڈالتے تھے۔

یونانیوں کے بعد جس قوم کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے وہ اہل روم ہیں لیکن عورت کی حیثیت یہاں بھی کچھ مختلف نظر نہیں آتی۔ مرد کو بیوی پر پورے حقوق حاصل ہیں اور بعض حالات میں وہ عورت قتل کرنے کا بھی مجاز ہے۔ اخلاقی حدود جب اتنی پست ہو گئیں تو روم میں شہوانیت اور خواہشات کا سیلا ب بلا چھوٹ پڑا۔ بے حیائی اور عریانی کے مظاہرے ہونے لگے فلور نامی کھیل روم اتنا مقبول ہوا کہ اس میں برہنہ عورتیں دوڑتیں۔

انسانیکلوپیڈیا آف برٹائز کے گیارہویں ایڈیشن کا مطالعہ کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ روی تہذیب میں عورت اپنی آزادی اور خود محترمی کی شکوہ کنان نظر آتی ہے۔ اس مملکت میں عورت کو ہمیشہ تنگ دست، محتاج رکھا گیا ہے شادی کے بعد اس کی تمام جانبیں اد، تمام حقوق قانونی طور پر اس کے شوہر کے سپرد کر دیتے تھے اس کو ایک غلام کی حیثیت دی جاتی تھی، وہ معاشرہ میں تباہ تھی اس کا کوئی پر سان حال نہ تھا۔ نبوت سے کوئی ڈیرہ سال قبل عرب کے ہمسایہ ملک فارس (موجودہ ایران) کی حالت یہ تھی کہ باپ، بیٹی اور بھائی کا بہن کو حق زوجیت میں لینا کوئی معیوب نہ تھا۔

یزد گرد ڈھانی نے جو پانچویں صدی عیسوی کے وسط میں فارس کا بادشاہ تھا اپنی حقیقی بیٹی سے نکاح کیا اور پھر اسے قتل کر ڈالا۔

مزدک کی تعلیمات (نبوت سے چند سال پہلے) نے ایران میں بڑی تباہی مچائی اس کی تعلیمات یہ تھیں کہ دولت و عورت کسی کی میراث نہیں بلکہ ساری قوم کا مشترکہ ورثہ ہے جس طرح دولت سب کی سانحنجی ہے اس طرح بیوی بھی سب کی سانحنجی ہے۔ فارس اخلاقی قیود سے آزادی اور بد کاری کا طوفان ایران کو بہا کر لے گیا حکمران طبقہ خواہش پرستی میں لٹ پت تھا۔ فارسی قانون نے گھر کی ملکہ کو ایک غلام اور بیوی کو ایک درجہ پر رکھا تھا۔

مصر کی حالت بھی زیادہ کچھ اس سے جدانہ تھی تجھے گری عام تھی۔ مصری فراند کی حرم میں بے انتہا عورتیں ہوتی تھیں اکثر وہ اپنی سگلی بہن کو حق زوجیت میں لے لیتے تھے کبھی اپنی بیٹیوں سے بھی وظیفہ زوجیت سے نہ چوکتے ہاں محramat میں صرف سگلی ماں شامل تھی۔

ہندوستان پر اسلام کی شمع روشن ہونے سے پہلے یعنی محمد بن قاسم کے

گھوڑوں کے قدموں کی چاپ سنائی دینے سے قبل بر صیر میں عورتوں سے کیا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ عورتوں کی بابت ہندوؤں کا رو یہ نفترت انگیز رہا ہے۔ ڈاکٹر گستاوی بان نے تمدن عرب میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کا قانون کہتا ہے کہ تقدیر، طوفان، موت، جہنم، زہر، زہر یہ سانپ ان میں کوئی اس قدر خراب نہیں جس تدریعورت۔

ایک طرف غلامی ہے تو دوسری اتنا ظلم ستم عورت کے ساتھ کہ میلے پر بد مست مردوں کے درمیان میں ماں اور بیٹی کا فرق اٹھ جاتا تھا، اور جانوروں کی طرح کھلے عام فروخت ہوتی تھی۔ شوہر کے فوت ہونے کے بعد شوہر کے ساتھ اسی عورت کو بھی جلا دیا تھا، بے چاری مظلومیت کی منہ بولتی تصویر تھی، ان کے ہاں شادیوں کی ایک قسم یہ بھی تھی کہ باپ بیٹی کو فروخت کر دیتا۔

کچھ موئر خین تو یہ کہتے ہیں کہ ہندوؤں میں ایک مذہبی فرقہ ایسا بھی تھا کہ جس میں ننگی عورتوں کی پوچا کی جاتی تھی۔ برہمن کے دور میں بیوی عورت ہونے کی صورت میں خاوند کے بھائیوں کی لوٹنڈی بن جاتی تھی۔

لڑکی باپ کی وارث نہیں بن سکتی، زینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں بیٹی وارث نہیں بلکہ متبّنی (منہ بولا) بیٹا جو غیر کا ہوتا تھا وہ وارث ہوتا تھا، الغرض یہ تہذیب و تمدن کے سارے ادوار جن کا تعلق قبل از اسلام سے ہے۔

قبل از اسلام عورت کی ملکومیت کے دونام تھے۔ مال غیمت میں حاصل ہونے والی عورتوں سے نفع مند ہونے کے علاوہ دوسرا طریقہ عورتوں کو فروخت کرنے کا تھا۔ فروخت کر کے اس کی یوں تذلیل کی جاتی تھی اس کی فروخت مکہ اور ایران کے درمیان بازنطینیہ کے مقام پر ہوتی تھی۔ اتنا ظلم عورت کے ساتھ کیا جاتا تھا کہ اس کو فروخت کرنے کے لیے بعض اوقات الف ننگا کر کے دکھایا جاتا تھا، یعنی ایک

ہی شخص کی ملکیت میں سے فروخت کر کے ماں اور بیٹی کو اپنے حرم میں اکٹھے رکھا جا سکتا تھا، دوسرا یہ ظلم تھا کہ اگر کوئی آدمی فوت ہوتا اس کا پیٹا اپنی سوتیلی ماں بہن کو نشانہ بناتا تھا اور کسی سے کوئی چیز ضرورت ہوتی تو لینے کے لیے عورتوں کو رہنے کا بھی رکھا جاتا تھا۔ کعب بن اشرف یہودی غلہ کے بدله عورتوں کو رہنے میں رکھتا تھا اور عورتوں کے باہمی تبدیلی کا رواج بھی عام تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیوی دوسرے کو اور دوسری کی اپنے پاس رکھ لیتے تھے، بڑے بڑے رئیس لوونڈیوں کو بدکاری کا حکم دیتے کہ کچھ کمائی کر لائیں، عبد اللہ بن ابی کے بارے میں تاریخ میں یہ بات وضاحت کے ساتھ ملتی ہے کہ وہ اپنی دو لوونڈیوں (جن میں ایک نام سکینہ جبکہ دوسری کا نام امیمہ تھا) کو زناع پر مجبور کرتا تھا۔ عورتیں کعبہ کا ننگا طواف کرتی تھیں لات و منات کی خوشنودی کے لیے بعض شہوت انگیز اشعار پڑھتی تھیں۔

دخترکشی کی رسم عام تھی:

ان کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہوتی تو اسے ساتھ لے کر جگل میں گڑھا کھود کر اس میں پیوند خاک کر دیتا۔ حالی کہتے ہیں:

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شجاعت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے جنے والی

وہ معاشرہ جس میں بھائی بہن سے شادی کرتا ہو باپ بیٹی کو اپنی زوجیت میں لیتا ہو بیٹا اپنے باپ کی ملکوچہ کے ساتھ رشتہ ازدواج منسلک کرتا ہو اس معاشرے کو انسانی معاشرہ کہنا عقلاءً ممکن نہیں ہے۔

تو آج کے مستشر قین بھلایہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو اس کے جائز حقوق سے محروم کر کے قید کرنے کوشش کی ہے۔ حالانکہ اسلام نے تو عورت کو حقیقی آزادی، خود مختاری سے جینے کا حق، اور معاشرے میں بلند مقام دیا ہے۔

تاریخ کے درپھول سے یہ حقیقت اب آشکار ہونے کو تیار ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو اس کے اندر ہیرے کو نور اسلام سے تبدیل کرنے کے لیے خالق دو جہاں نے دعاء برائیم و ذبح، بشارت مسیح کو پورا کرنے ہوئے رحمت دو جہاں کو مبعوث فرمایا۔ محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر معاشرتی بگاڑ کو سنوارنے میں اپنا کردار ادا کیا اور اشرف الخلوقات میں ظلم تشدد کا نشانہ بننے والی صنف نازک کے مقام کو واضح الفاظ میں بیان کیا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
ایک شخص نے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کا تین بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا چو تھی مرتبہ فرمایا تمہارے باپ کا حق ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مسلمانوں میں ان آدمیوں کا ایمان زیادہ کامل ہے جن کے اخلاق بہتر ہوں اور تم میں سے اچھے اور خیر کا حامل وہ شخص ہے جو گھر والوں سے اچھا ہو۔

(جامع ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے (آپ نے انگشت شہادت اور در میانی انگلی کو ملا کر دکھایا)۔
(بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے اس صنف نازک کی عزت و عصمت کو تار تار کیا گیا جاتا تھا کعبہ کا ننگا طواف کیا جاتا اور اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ رات گذاری جاتی، بہن بیٹی کا فرق نہ رکھا جاتا، خاتون غانہ کو سب کے سامنے عیاں کیا جاتا اور اس کو فروخت کیا جاتا، میلیوں ٹھیلوں میں اس کو گناہ کا موجب اور معاشرہ کی بدترین مخلوق سمجھا جاتا، خاص دنوں میں اس کو گھر سے نکال کر جنگلوں میں بھیج دیا جاتا، یا گھر میں باندھ دیا جاتا، اور شوہر کے فوت ہو جانے کے ساتھ ان کو بھی ستی کر دیا جاتا، اس کو کوئی حق نہ ہوتا اور سنگ دلی کا یہاں تک مظاہرہ کیا جاتا کہ زندہ بچی کو زمین بوس کر دیا جاتا۔ اس دنیا کی ابتر حالت کو درست کرنے کے لیے اور اس معاشرہ کی گری ہو مخلوق کو تقدس اور احترام کے بلند مقام پر پہنچانے کے لیے، معاشرے میں اس کو حقیقی عزت اور آزادی دینے کے لیے اسلام نے اصول مقرر فرمائے۔ اللہ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی قوانین کی اپنے عمل سے وضاحت کی۔ لیکن آج مغربی تہذیب و تمدن کا راگ الائپنے والوں نے اس سے اس کی حقیقی آزادی بلکہ آزادی کی روح سلب کر لی ہے۔

اللہ ہم سب کو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری تعلیمات کو اپنا کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

نہ سلیقہ مجھ میں کلام کا نہ قرینہ مجھ میں سلام کا
میرے آنسوؤں کو سخن کہو میری خاموشی کو نوا کہو

ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلا لی

الہیہ سید اسحاق علی شاہ، ائمک

مدینے کی افق سے بہت دور سورج چلتے چلتے رک گیا، پسیدہ سحر کے انتظار میں اہل مدینہ کی آنکھیں پتھرا گئیں لوگ حیران و پریشان بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔

آج کی رات کتنی طویل ہو گئی ہے؟ تہجد کی نماز ادا کرنے والے اپنے دیگر معمولات سے بھی فارغ ہو گئے پچے کئی بار سو کر جا گے لیکن رات ہے کہ ختم ہونے کو نہیں آتی۔

لوگ عرض مدعا کر ہی رہے تھے کہ آسمان کا دروازہ کھلا پروں کی آواز فضا میں گوخمی پلک جھپٹنے پر جبراً ایں امین سامنے کھڑے تھے۔

اے اللہ کے رسول! عرش کے سب سے اوپرے کنگرے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جس کے قبضہ میں سورج کی باغ ڈور ہے، آپ کے غلام حضرت بلاں کی آواز سن کر وہ مدینہ کے افق پر سورج کو آگے بڑھنے کی اجازت دیتا ہے آج وہ فرشتہ اب تک انتظار میں ہے لیکن اب تک مسجد نبوی سے اذان کی آواز عرش تک نہیں پہنچی۔

ارشاد فرمایا: اذان تو ہو گئی البتہ بلاں نے اذان نہیں دی، کچھ لوگوں کی فرمائش پر آج سے ایک خوش الحان موزون مقرر کیا گیا ہے۔ جبراً ایں امین نے عرض کی عشق و اخلاص کی جس گھر انی میں اتر کر حضرت بلاں رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے یہ انہی کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرش تک پہنچ کی پرواز سوانے ان کی آواز کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لیے جب تک وہ اذان نہیں دیں گے مدینہ کے افق پر سحر کا اجالانہ ہو گا۔

حضرت روح الامین کی درخواست پر حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا گیا جو نہی اذان کے کلمات فضای میں گونجے رات کی سیاہی چھٹنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف صحیح کا جالا پھیل گیا، اس دن ہر ایک پر حقیقت واضح ہو گئی کہ عشق رسالت نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقام کتنا اعلیٰ وارفع کر دیا، اور نظر نبوت نے ایک نجیف و وکمزور غلام کی آواز میں کس قیامت کی توانائی پیدا کر دی ہے۔

حضرت بلال جبشی رضی اللہ عنہ کے دل میں عشق رسالت کے سوز و گداز کا وہ دردناک منظر تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکے گی، کہ جب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت بلال جبشی رضی اللہ عنہ کے شوق کی دنیا جڑ گئی، ہمیشہ کے لیے زندگی کی تمناؤں کا خاتمه ہو گیا، دیوانہ وار مدینہ کی گلیوں میں رستہ چلنے والوں سے اپنے محبوب کا پتہ پوچھتے پھرتے، عہد رسالت کے یتیہ ہوئے دن یاد آجائے تو آنکھوں سے خونِ حسرت ٹکنے لگتا، کبھی ان کی فرقت آمیز آہ و فغال سے اہل مدینہ کے دل ہل جاتے۔

بالآخر بھروسہ فراق کا صدمہ؛ تابِ ضبط سے باہر ہو گیا، بو جمل بدن اور اداسی کے عالم میں اٹھے اور ملک شام چل دیے اور حلب میں سکونت اختیار کر لی۔ ایک دن ذرا سی آنکھ لگی تھی کہ قسمت بیدار ہو گئی، ہاتھ غیبی کی آواز پر پلٹ کر دیکھا تو طاعتِ زیبائے رسول سے سارا گھر جگنگا اٹھا تھا اور چہرہ انور سے تخلیات کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔

ارشاد فرمایا: بلال! بڑی بے وفائی کی ہمارے ساتھ، ہمیں چھوڑ کر چلے گئے؟ کیا تمہارے دل میں ہماری ملاقات کا شوق پیدا نہیں ہوتا؟ خواب سے اٹھے تو ان پر ایک عجیب رفت اگلیز کیفیت طاری تھی، آنکھیں اشکبار تھیں، دل کے سمندر میں حب نبی کا جذبہ موجزن تھا۔ اسی وقت رخت سفر باندھا اور مدینے کی طرف چل دیے

جدبہ عشق میں مضطرب روز و شب سفر کرتے رہے، مدینہ جب قریب آگیا تو دل کی حالت قابو سے باہر ہو گئی۔

پہاڑوں صحراؤں اور وادیوں سے پچھلے دور کی بہت سی یادیں والبستہ تھیں وہ سب ایک ایک کر کے حافظہ میں تازہ ہونے لگیں چند قدم اور پچھے آگے بڑھے تو مدینہ چمک رہا تھا اچانک سیلا ب کا بندٹوٹ گیا، شدت غم سے کلیجہ پھٹنے لگا بے ساختہ ایک چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

کچھ دیر بعد سکون ہوا تو اٹھے دیوانہ وار زار و قطار روتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوئے انہیں دیکھتے ہی مدینہ میں ایک شور بلند ہوا، چاروں طرف سے جانثروں کی بھیڑ لگ گئی پھر وہ عالم احاطہ تحریر سے باہر ہے جب حضرت بلاں اپنے محبوب کے روپے پر حاضر ہوئے روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں غم سے سینہ دکھنے لگا چیخ مار کر زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے کافی دیر بعد ہوش آیا جب تک مدینہ میں رہے عشق و محبت کی دنیا اتھل پتھل ہوتی رہی۔

ایک دن لوگوں نے اذان کے لیے اصرار کیا تو آنکھیں ڈبل بائگنیں فرمایا: وہ زمانہ پلٹ لاوجب میرے محبوب مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور میں شہادت کی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کرتا تھا، جواب سن کر سب لوگ مایوس ہو گئے تو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے لوگوں کو یقین تھا کہ حضرت بلاں رضی اللہ عنہ، نواسہ رسول کی بات کبھی نہیں ٹالیں گے بالآخر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت بلاں اذان دینے کے لیے تیار ہو گئے۔

جس وقت انہیوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو سارے مدینے میں کھرام مج گیا، لوگوں کے دل مل گئے آہ و فغاں سے ہر گھر میں قیامت کا منظر برپا ہو گیا، کسن بچے

اپنے والدین سے پوچھنے لگے کہ موزن حضرت بلاں تو آگئے ہمارے امام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کب تشریف لاکیں گے، اذان دیتے ہوئے جب حضرت بلاں رضی اللہ عنہ کلمہ شہادت پر پہنچے تو حالت غیر ہو گئی۔

حضرت بلاں کی یہ پہلی اذان تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سامنے نہیں تھا، ایک عاشق دل گیر اس دردناک حالت کی تاب نہ لاس کافضا میں ایک چیخ بلند ہوئی اور حضرت بلاں بے ہوش ہو کر گرپڑے، پھر مدینہ میں ایک شور برپا ہوا، پھر عشق کی دبی ہوئی چنگاری جاگ اٹھی پھر بھر رسول کا غم دلوں میں تازہ ہو گیا۔

اس واقعہ کے بعد بہت دنوں تک اہل مدینہ کی آنکھیں نم رہیں، حضرت بلاں رضی اللہ عنہ جب تک مدینہ میں رہے زخم رستارہا غم فراق ضبط نہ ہو سکا پھر کچھ دنوں کے بعد ملک شام تشریف لائے۔

آہ! لتنی رقت آمیز داستان ہے ایک جبشی غلام کی جس کی تن کی سیاہی غلاف کعبہ میں جذب ہو گئی اور جس کے دل کا نور عرش کے قندیل نے مستعار لیا جو اپنے نسب کے اعتبار سے تو غلام تھا مگر حسب میں ملت اسلامیہ کا آقا کہلا یا۔

اے خوش نصیب:

کہ عشق رسالت کے فیضان نے ایک غبار مشت کو کائنات کے دل کی
دھڑکن بنادیا۔

چمکتا	رہے	تیرے	روٹے	کا	منظر
سلامت	رہے	تیرے	روٹے	کی	جائی
ہمیں	بھی	عطاء	ہو	وہ	شوق
ہمیں	بھی	عطاء	ہو	وہ	جذبہ
					بلاں

مصالح و آلام

مولانا محمد رمضان

لاتعداد مصالح کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں، حادث کا بحر بکراں ہے، ہر طرف غم و اندوہ کے جھکڑ چل رہے ہیں، واقعات و کیفیات انتہائی خوفناک بھیانک اور لرزہ خیز صورت اختیار کر چکے ہیں، حالات ایک اندوہناک، تکلیف دہ اور دل دوز دھارے پر جائکے ہیں۔

آنکھیں خون افشاں اور قلوب شدت غم سے نرخروں کو پہنچ چکے ہیں، دلوں میں عجیب و غریب حالات ووساوں طوفان بے امان کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جہاں نظر دوڑا، مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں، آلام ہی آلام ہیں، ہر کوئی حیران و پریشان ہے۔ دنیا کے تغیرات و حادثات نے مسلمان کو شل کر دیا ہے عالم اسلام پر خطرناک حد تک سکوت و وجود طاری ہے، امت مسلمہ انتہائی کڑے امتحان کٹھن مرحل اور پر آشوب دور سے گزر رہی ہے اور گردش ایام کے بھنوں میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے، امت مسلمہ کو جہات ستہ سے انغیار و اعداء نے گھیرا ہوا ہے، یہ جنگ کے سردو گرم پاؤں کے درمیان پس رہی ہے، اس کے افراد، مقدس مقامات اور دینی شعائر ہر جگہ ظلم و ستم استہزا اور بے حرمتی کا شکار ہیں، مسلم قوم کا کھلے بندوں قتل عام ہو رہا ہے۔ اور اسے سیاسی دھوکوں اور مکرو فریب کا سامنا ہے، وہ چاہے اکثریت میں ہو یا اقلیت میں ستم کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔

عرب و عجم میں مسلمان مادی و اقتصادی، فکری اور عسکری پستی اور انحطاط کا شکار ہیں، اور اس کے اہل علم، مذہبی طبقہ اور عوام، بلا تفریق پیٹ رہے ہیں، اور قریب ہے کہ یہ گنہگار امت زندہ در گور کر دی جائے اور اس کی تہذیب و تمدن کے نشان تک

کو منڈادیا جائے۔

اس وقت کرہ ارض پر عالم اسلام کی مثال اس قریب المrg بیمار کی سی ہے جو اپنی زندگی کی آخری سانس گن رہا ہو، یا پھر اس کی مثال ایسی زبوں حال عمارت سے دی جا سکتی ہے، جو مسلسل روہے زوال ہو اور اغیار اس پر اس طرح ٹوٹ پڑے ہوں جیسے بھوکے شیر بھیڑ بکریوں پر۔

اس وقت زمین کو پلٹا دینے والے زلزلوں کا آنا، ایسے طوفان جن سے انسانوں کا خوفزدہ ہونا عالم اسلام کا پچھڑا ہوا جسم میری آنکھوں کے سامنے ہے، اور جب اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں اور غور کرتا ہوں تو خدا کی قسم اس کا کوئی عضو بھی صحیح سالم نہیں پاتا، اس وقت مسلمان زخموں سے چور چور ہے، اور سر سے لے کر پاؤں تک خون میں لت پت ہے ہر طرف خون ہی خون ہے، آنسو ہی آنسو ہیں اور گوشت کے لوٹھڑے بکھرے ہوئے ہیں۔

جب یہ منظر دیکھتا ہوں تو وحشت سے آنکھیں بہنے اور دل بیٹھنے لگتا ہے، یہ سب کچھ مسلمانوں کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ ایک وقت تھا کہ جب زمین پر زلزلہ آتا تو مسلمان کا کوڑا اسے سکون کی گود میں سلاتا، طوفان آتے تو ایک خط ہی سے اس کی لہریں بیٹھ جاتیں۔ جنگل میں خونخوار درندوں پر حکم چلاتے۔

اور آج پانی کی وجہ سے انسان یا تو پیاس اسکیاں لے لے کر جا بلب ہو رہا ہے یا پانی میں ڈوب کر سکیاں لے رہا ہے، یہ اس لیے کہ آج امت مسلمہ اتباع سنت سے کوسوں دور ہے، حالانکہ ہر شخص کے لیے اقوال و اعمال اور حقائق و احوال میں ظاہری اور باطنی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازمی ہے۔

اللہ کا ولی اور محبوب وہی ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار ہو جن غیبی امور کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی ہے ان کو سچا سمجھے، مخلوق پر

جو باتیں فرض ہیں، ان کی پابندی کرے اور جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان سے احتراز کرے۔

لیکن جس کا عمل اس کے بر عکس ہو، ظاہری اعمال جو اعضاء انسانی سے سرزد ہوتے ہیں یا باطنی اعمال جو دل و ضمیر سے تعلق رکھتے ہیں ان سب میں اگر وہ اسوہ رسول کا مخالف ہو تو وہ مومن نہیں ہو سکتا کجا کہ اسے بزرگ اور ولی اللہ سمجھا جائے اگرچہ اس سے کیسے ہی خلاف عادت امور ظاہر ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کے احکام میں سے کسی حکم کا چھوڑنے والا ہے یا ان بالوں پر عمل پیرا ہے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے یا وہ نمازیں نہیں پڑھتا طہارت اور پا گیزگی اختیار نہیں کرتا تو ایسے شخص سے اگر خلاف عادت باتیں ظاہر بھی ہوں تو ان کو کرامت نہیں سمجھا جائے گا بلکہ انہیں شریعت میں استدرانج کہا جاتا ہے۔ جن کی وجہ سے انسان اللہ کی بارگاہ سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی ناراٹگی اور عذاب سے قریب ہو جاتا ہے۔

فقیہہ امت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا مانگو کہ حق تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے اور افضل عبادت (بعد فرائض کے) یہ ہے کہ آدمی (مصیبت کے وقت) زوال مصیبت و فراغی عیش کا منتظر رہے۔

اور باعتبار آثار کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ حوادث کی وہاں تک رسائی نہیں کیونکہ آفات و حوادث بجائے پریشان کرنے کے اس کے سکون و جمعیت خاطر میں اضافہ کا سبب بن جاتے ہیں۔ آج کل ہر جگہ کے مسلمان ایسے حوادث و آفات کے دور سے گذر رہے ہیں کہ خدا کی پناہ جس کو دیکھو پریشان مصیبت زدہ پھر رہا ہے، ہر شخص اپنے اپنے خیال کے مطابق اس کے علاج و تدبیر میں مشغول ہے۔ مگر نتیجہ بے سود۔

سورة اخلاص کا مجرب عمل:

باوضوقبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں پہلی مرتبہ پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھ لیں پھر باقی بغیر اسم اللہ کے پڑھیں۔ عمل کے اول و آخر میں سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ لیں آخر میں اپنے کے لیے دعا کریں بہت عمدہ عمل ہے اور بعض اہل علم نے اسے اسم اعظم قرار دیا ہے۔

سورہ فاتحہ کا مجرب عمل:

اچھی طرح وضو کر کے خلوت میں دور کعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر اکتا لیس بار سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اس ترتیب سے پڑھیں کہ پہلے ہر مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھیں پھر دوبارہ بسم اللہ الرحمن الرحيم اس طریقے سے پڑھیں کہ الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملادیں (رَحِيمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ) اس طریقے سے اکتا لیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر سجدہ میں چلے جائیں اور اپنی مشکلات کے حل کے لیے دعا کریں۔

ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی، اس عمل میں بیاسی بار بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھی جائے گی اور اکتا لیس بار سورہ فاتحہ نیز فخر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتا لیس بار سورہ فاتحہ پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

غم اور پریشانی دور کرنے کا عمل:

تین ہزار مرتبہ استغفار اللہ ربی و اتوب الیہ، پڑھیں اگر ایک ہی دن یا دن رات میں پڑھ لیں تو عجیب و غریب تاثیر دیکھیں گے، اور پریشانی دور ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

صبر و شکر

اسامہ نعیم اعوان

صبر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے یہ نعمت جس کو مل جائے اس کو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے اور جس کو یہ نعمت نہ ملے اس کو اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے، اگر کسی شخص کے پاس مال ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اگر کبھی مشکل حالات آجائیں تو اس کو صبر کرنا چاہیے، اس کو یہ عقل مند کہتے ہیں:

مشین ترش از گردش ایام کہ صبر
تلخ است ولیکن بر شیریں دارد

کہتے ہیں کہ ایک عورت بہت خوبصورت تھی، جب کہ اس کا خاوند بہت بد صورت اور رنگ کا کالا تھا، بہر حال زندگی گزر رہی تھی، نیک معاشرے میں زندگیاں گزر جایا کرتی ہیں، ایک موقع پر خاوند نے بیوی کی طرف دیکھا اور مسکرا کر ایسا اور خوش ہوا بیوی دیکھ کر کہنے لگی: ہم دونوں جنتی ہیں۔ خاوند نے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتا چلا؟ بیوی نے کہا جب آپ مجھے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو صبر کرتی ہوں شریعت کا حکم ہے کہ صبر اور شکر کرنے والے دونوں جنتی ہیں۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

اے	قاعدت	تو انگرم	تو انگرم	گردان
کی	نمیست	نمیست	نمیست	ورائے
کنج	ست	ست	ست	تو
ہر	کرا	کرا	کرا	چیچ
	صبر	صبر	صبر	اختیار
	نمیست	نمیست	نمیست	لقمان
	حکمت	حکمت	حکمت	حکمت

وقت کی قدر

محمد اسحاق قاسمی

زمانے تین ہیں: ماضی، حال، استقبال۔ ماضی گزر چکا ہے، مستقبل میں کیا ہو گا؟ کچھ پتہ نہیں۔ زمانہ حال میں ہم چل رہے ہیں لہذا اس وقت کی قدر کرنی چاہیے جس میں ہماری زندگی گزر رہی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ اپنے کاموں کے لیے اوپر مقرر کرو اس کے درمیان چھوٹے بڑے کسی کی پرواہ نہ کرو۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں الوقت سیف قاطع وقت کا ٹنے والی تلوار (کی طرح) ہے۔ حکماء کا قول ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہے لیکن انسان کی کوئی موت کا وقت مقرر نہیں۔ وقت کے بارے میں ہوشیار رہو وقت کو بر بادہ کرو وقت کو غیر مفید با توں میں صرف نہ کرو گھڑی گھڑی سیکنڈ سیکنڈ کا تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ تاریخ بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کامیاب لوگوں کی کامیابی و ناموری کا راز صرف وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال تھا، وقت ایک ایسی زمین ہے کہ اگر اس میں مکمل کوشش کی جائے تو یہ پھل دیتی ہے بے کار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اگ آتی ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: زمانے کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن انسان کی غفلت اس سے زیادہ عجیب تر ہے۔ انسان کو اپنی عمر کے اس دن پر آنسو بہانے چاہیے جو گزر جائے اور اس میں اس نے نیکی نہ کی ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میری طبیعت پر یہ بات بہت گراں گزرتی ہے کہ میں کسی کو بالکل فارغ دیکھوں نہ وہ دین کا کوئی کام کر رہا ہو اور نہ دنیا کا۔

کلمہ توحید

عبدالرؤوف حنفی

الحمد لله میں صفت خالقیت ہے کہ جب تمام چیزوں کا خالق اور زمین و آسمان کا اور جو چیزیں زمین و آسمان میں ہیں ان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے تو وہی ایک ہی عبادت کے لائق ہے وہی معبد و مسجد و مطلوب حقیقی ہے اسی کو ہی ضروریات و حاجات و اغراض و مقاصد اور اپنی تمناؤں میں مرکز بنائیں جو غیروں کو پکارتا ہے ان کے در پر سرجھ کاتا ہے اس میں توحید نہیں ہے۔

ہے ذات واحد عبادت کے لائق
 زبان اور دل کی شہادت کے لائق
 اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
 اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
 لگاؤ تو کو اس سے دل لگاؤ
 جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
 مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
 نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

کلمہ توحید کی اہمیت:

حدیث پاک میں ہے کہ اگر ترازو کے ایک پلٹے میں زمین و آسمان اور اس کی تمام چیزوں کو رکھ دیا جائے اور اس کے دوسرے پلٹے میں صرف کلمہ لا الہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ پلٹ ابھاری ہو جائے گا۔

اچھی اچھی باتیں

محمد سعید اللہ حنفی

حضرت لقمان بہت بڑے حکم اور دانا آدمی تھے ان کی دانائی اور حکمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں بھی ان کا ذکر آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں کو قرآن حکیم میں شامل کیا ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ

1. ہر شخص کو اس کے ہمراور جو ہر کے مطابق جگہ دینی چاہیے۔
2. جاہل لوگوں سے مت ملوونہ وہ تمہیں بھی جاہل بنادیں گے۔
3. زیادہ سنوا اور کم بولو۔
4. عبادات میں دل کی، مجلس میں زبان کی، غصے میں ہاتھ کی، اور دستِ خوان پر پیٹ کی حفاظت کرو۔
5. حکمت اور دانائی مفلس کو بادشاہ بنادیتی ہے۔
6. مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے ہی میں چکتے ہیں۔
7. جوباتِ دشمن سے پوشیدہ رکھتے ہو دوست سے بھی پوشیدہ رکھو، ہو سکتا ہے تمہارا دوست کبھی تمہارا دشمن بن جائے۔
8. وقت کی قدر و قیمت یہ ہے کہ اس کا صحیح استعمال کیا جائے۔
9. بے وقوفوں سے دوستی نہ کرو یہ مشکل وقت میں آپ کی مشکلات میں اضافہ کر دیں گے۔
10. جس طرح بارش خشک زمین کو زندہ کر دیتی ہے اسی طرح علماء کی صحبت سے دل زندہ ہوتے ہیں۔

رقم بھیجنے کا طریقہ کار !!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جا رہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔

(ادارہ)

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [بنات المسنّت] مرکز اہل السنّت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ:

منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیار سالہ جاری کرنا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (نیا) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنے ہے تو بریکٹ میں (تجدد) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میج کرنے کے لیے:

03326311808

[بناتِ اہلست کے مستقل ممبر بنے دوستوں کے نام بناتِ اہلست سسکرپشن کیجیے]

ممبر شپ کا طریقہ

نام: ولدیت:
 رابطہ نمبر: ای میل:
 بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازی):
 بینک کا نام: رقم جمع کرنے کی تاریخ:
 مکمل ایڈریس: []
 مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ:

فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فل آپ کر کے سر کو لیشن مینیجر بناتِ اہلست کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوادیں۔
پتہ: دفتر رسائل و جرائد (بناتِ اہلست) مرکزِ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔
نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتہ پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزان بینک سرگودھا بنا نام محمد الیاس 14010100725862
نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S. یا ای میل [] ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

واٹس ایپ:

+923062251253

مضامین سمجھنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون: 03326311808

ماہنامہ بناتِ اہلسنت ملنے کے پتے

فون نمبر	علاقہ	اچجنی ہولڈرز
03342028787	کراچی	دارالایمان
03338639255	سیالکوٹ	قاری عبدالوکیل عزیزی
03136969193	اوکاڑہ	مولانا محمد دلاور
03008091899	قصور	مولانا عبد اللہ قمر
03212374824	حافظ آباد	مولانا عبد اللہ شہزاد
03319143483	ٹانک	محمر نیس
03153759031	لاہور	مولانا خالد زبیر
03335912502	چکوال	مولانا خالد زبیر
03052475330	فورٹ عباس	مولانا غلام مرتفعی
03356351893	ڈیرہ غازی خان	مولانا محمد صدیق
03136333497	بہاولپور	مکتبہ ختم نبوت
03023501755	مانسہرہ	قاضی اسرائیل گڈگنی
03219192406	پشاور	مولانا طارق حسین
03067800751	سرگودھا	مولانا امان اللہ حفی
03336228425	کبیر والا	مولانا محمد اختر
03343682508	ڈیرہ اسماعیل خان	مولانا ذوالقرنین

نوت: اچجنی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808